اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۰) | مطبوعہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ | جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

قیمت بیرونجات سے مع محصول ڈاک عا

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عا

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

خبردار ایسا نہو۔ کہ کوئی فیلسوفی اور بیہودہ فریب سے۔ جو مسیح کے موافق نہیں۔ بلکہ بنی آدم کی روایت اور دنیاوی علم اصول کے موافق ہیں۔ تمہیں لوٹ نہ لے کیونکہ الوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہے۔ قلسیوں ۲-۸ و ۹ +

یہہ امر یقینی ہے۔ کہ اگر مسیح کی الوہیت کا اظہار کتب مقدسہ سے نہوتا۔ تو اجماع اُمت مسیحی اُس کے مسئلہ اُلوہیت کو قیاساً کسی بنا بر تراش کر اُس کے مسلم و مقبول عام ٹھہرانے میں ہرگز کامیاب نہو سکتی۔ سچ تو یوں ہے۔ کہ کُتب مقدسہ خصوصاً عہد جدید میں یہی ایک ایسا نہایت اہم مسئلہ ہے۔ کہ جس کے ردّ و قبول اور انکار و اقرار پر۔ اُس شخص کی۔ جو اپنے کو مسیحی کہتا ہو۔ ہلاکت و نجات موقوف و منحصر ہے۔ اگر عہد جدید میں سے مسیح کی تعلیم الوہیت کو خارج کر دیا جائے۔ تو وہ ہمارے لئے بالکل ایک قفل و سواہی تصویر بیجان نگ بے بو۔ اور چاہ بے آب کی مانند ہو جائیگا۔ اور بس لیکن جبتک کہ صحیفہ عہد جدید اور مسیحی کلیسیا دنیا میں موجود ہے ایسا ہونا مطلق غیر ممکن اور قطعی محال ہے مسیحی اُمت حسب ہدایت رسولی پشت بہ پشت خبرداری کرتی چلی آئی ہے اور خبرداری کرتی رہیگی کہ فیلسوفی اور بیہودہ فریب سے جو بنی آدم کی مخترع روایت اور دنیوی علم و حکمت کے اصول کے موافق ہو۔ اُس کو لوٹ نہ لے۔ اور وہ اس بیش قیمت گنجینہ معرفت کو۔ کہ "الوہیت کا سارا کمال اُس میں (مسیح خداوند میں) مجسم ہوا ہے۔" کھو کر دنیا میں سارے آدمیوں سے زیادہ بدبخت اور نادان نہ ٹھہریگے اسی گنج معرفت کی حفاظت و خبرداری کے لئے اُمت مسیحیت کے ہاتھ میں "عقیدہ رسولان" ایک نہایت کارآمد سلاح ہے۔ جو مخالفین کے دستبرد سے ہمیشہ اُس کو محفوظ و مصئون رکھنے میں کامیاب رہے گا۔ اب ہم اپنے وعدہ کے موافق کتاب "رموز العالمین" سے جو واقعی عقیدہ رسولان کی تفسیر دلپذیر ہے قدرے اقتباس اس بیان میں نذر ناظرین کرتے ہیں۔ کہ تثلیث فی التوحید میں اقنوم ثانی یعنے بیٹا فی الحقیقت **خدا** ہے۔ اور **شخص** ہے:۔

"بیٹے کی شخصیت کے ثبوت میں آیتیں اقتباس کرنیکی کوئی ضرورت نظر نہیں آتی ہے کیونکہ اس کو ہر شخص نے تسلیم کر لیا ہے مگر ہاں بیٹے کی الوہیت کے ثبوت میں ہم بہت سی آیتوں کو اقتباس کرینگے۔ (۱) واضح ہو کہ انجیل میں ابن کا ہمیشہ باپ کے ساتھہ اس طور پر ذکر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ صرف انسان ہی مان لیا جاوے تو ایسا ذکر داخل کفر ہو جائیگا۔ مثلاً خط دوسرا قرنتیوں باب ۱۳-۱۴ کو دیکھو جہاں یہہ لکھا ہے اب خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی رفاقت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے آمین۔ یہاں پر مسیح کا نام باپ اور روح القدس سے پہلے آیا ہے پھر دیکھو متی مقدس باب ۲۸: ۱۹ کو اس کے

تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ اور بیٹے
اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو - پھر دیکھو خط رومیوں
کو باب ۱: ۷ کو پہلا قرنتیوں باب ۱-۳ دوسرا قرنتیوں باب
۱-۲ و گلاتیوں باب ۱-۳ اور ہر ایک خط کے آغاز کو ملاحظہ کیجئے
جاننا چاہیے کہ محض انسان کو خدا کے ساتھ شریک کرنا اور اُسکو
منبع فضل و سلامتی بنانا ہر خدا پرست کے نزدیک صریحاً کلمہ
کفر ہے - (ب) ابن کی شان میں وہی صفات استعمال ہوئے
ہیں جو خدا کی شان میں آئے ہیں مثلاً وہ خالق بیان کیا گیا
ہے مقدس یوحنا کی انجیل باب ۱: ۲ و ۳ کو دیکھو جہاں یوں لکھا
ہے - یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا - سب چیزیں اُس سے
موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی
کیونکہ اسی باب کی چودھویں آیت میں کلمہ اور مسیح ابن اللہ
ایک ہی ہیں جہاں کہ یہہ تحریر ہے اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل
اور راستی سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے
اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال
دیکھو قلسیوں کو خط باب ۱-۱۶ کو کیونکہ اُسی (مسیح) سے
ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں - دیکھی اور اندیکھی
کیا تخت کیا حکومتیں کیا ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کی گئیں
ساری چیزیں اُس سے اور اُس کے لئے پیدا ہوئیں - دیکھو
عبرانیوں کو خط باب ۱- ۱۰ و ۱۲ تک کو اور یہہ کہ اے خداوند تو نے
ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری
ہیں وے نیست ہوجاویں گے پر تو باقی ہے اور وے سب پوشاک
کی مانند پرانے ہوں گے اور چادر کی طرح تو انہیں لپیٹے گا اور
وے بدل جائیں گے پر تو وہی ہے اور تیرے برس جاتے نہ رہیں
گے - آیات مذکورۃ الصدر مزمور ۱۰۲ کی ۲۵ سے ۲۷ تک
آیتوں کا اقتباس ہیں اور یہہ اس جگہہ مسیح ابن اللہ سے
منسوب ہوئی ہیں لیکن مزمور میں یہہ آیتیں خدا سے منسوب
ہیں پس وہ خالق اور ساری خلقت سے مقدم اور اول
ہے - اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ وہ مریم مقدسہ

کے رحم میں آنے سے پہلے بھی موجود تھا اور اس لئے وہ ساری
خلقت سے پہلے تھا - یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یہہ اقرار
کیا کہ مسیح میرے آگے موجود تھا اگرچہ وہ خود مسیح سے چھ مہینے
پیشتر پیدا ہوا تھا دیکھو یوحنا باب ۱-۳۰ کو یہہ وہی ہے جس کے
حق میں میں نے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہے جو مجھ سے
مقدم تھا کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا - یونانی زبان کی عبارت
جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ وہ مجھ سے پہلے تھا قابل غور ہے اُس عبارت
کا مطلب یونانی میں صرف یہی نہیں کہ وہ محض یوحنا ہی سے
پہلے تھا بلکہ اُس کا مطلب یہہ ہے کہ وہ کل ہستیوں اور
وجودوں سے مقدم ہے یعنے عبارت کا اشارہ و کنایہ مسیح کی
ہستی مطلق و مقدم کی طرف صاف صاف پایا جاتا ہے -
پھر مسیح نے یہہ بھی کہا کہ میں ابرہام سے پہلے موجود
تھا دیکھو یوحنا باب ۸- ۵۷ و ۵۸ کو جہاں یہہ مرقوم ہے کہ
تب یہودیوں نے اُس سے کہا تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں
اور کیا تو نے ابرہام کو دیکھا ہے - یسوع نے انہیں کہا میں تم
سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابرہام ہو میں ہوں
یہاں کی یونانی عبارت بڑی پختہ و متین عبارت ہے اور وہ یہہ
ہے πριν Ἀβραὰμ γενέσθαι,
ἐγὼ εἰμι جس کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ قبل اُس کے کہ ابرہام
حلقہ وجود میں آیا میں ہوں - لیکن مسیح کی نسبت یہہ
بیان بھی صاف صاف ہوا ہے کہ وہ ساری خلقت کے پہلے
موجود تھا مثلاً دیکھو یوحنا باب ۱- ۱۴ تک کو ابتدا میں کلام
تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا - یہی ابتدا
میں خدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں
اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی قلسیوں باب ۱
اور وہ سب سے آگے ہے اور اُس سے ساری چیزیں بحال
رہتی ہیں اور مکاشفات باب ۱- ۸ میں یوحنا نے مسیح یوں گویا
ہے - خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں الفا اور اومیگا اول
اور آخر جو ہے اور جو تھا اور جو آنیوالا ہے قادر مطلق ہوں پھر

مکاشفات باب ۱- ۱۷ و ۱۸ کو تب اُس نے اپنا دہنا ہاتھ
مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈر میں اول و آخر ہوں -
۱۸- اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ
ہوں آمین اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں
پھر مکاشفات باب ۲۲- ۱۳ میں الفا اور اومیگا ابتدا اور انتہا
اول و آخر ہوں - پھر مسیح ہمہ جا حاضر و ناظر ہونے کی صفت سے
موصوف ہوا ہے دیکھو مقدس متی باب ۱۸- ۲۰ کیونکہ جہاں دو
یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ ہوں -
پھر مقدس متی باب ۲۸- ۲۰ اور انہیں سکھلاؤ کہ اُن سب
باتوں پر جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے عمل کریں اور دیکھو میں
زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں آمین
کیونکہ ایک ہی وقت میں متعدد مقاموں میں اور مختلف
بے شمار شخصوں کے ساتھ موجود رہنے کی قدرت کسی وجود
محدود میں ہرگز نہیں ہو سکتی - پھر وہ باپ کی طرح واجب الوجود
و قائم بالذات ہے اگرچہ اُس کا وجود باپ سے مستخرج ہے دیکھو
یوحنا باب ۵- ۲۶ کو جہاں پر لکھا ہے - کیونکہ جس طرح باپ
آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی دیا ہے
کہ اپنے میں زندگی رکھے - (ج) پھر کہیں کہیں عہد جدید
میں مسیح کو عہد عتیق کے عبرانی نام (יהוה) سے
یکساں و مطابق کیا ہے مثلاً دیکھو یوحنا باب ۱۲- ۳۹- ۴۱
تک کو جہاں یہہ تحریر ہے - اس لئے وہ ایمان نہ لاسکے کہ
یسعیاہ نے بھی کہا اُس نے اُن کی آنکھیں اندھی کیں اور
اُن کے دل سخت کئے ہیں تا نہو کہ وے آنکھوں سے دیکھیں
اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں انہیں چنگا کروں
یسعیاہ نے یہہ فرمایا تھا جب اُس کے جلال کو دیکھا اور
اسکی بابت باتیں کیں - آیات مذکورۃ الصدر یشعیاہ نبی
کی کتاب کے چھٹے باب سے اقتباس کی گئی ہیں جن میں
نبی کی رویت الٰہی کا بیان کیا گیا ہے - پھر یشعیاہ باب
۴۰- ۳ میں یہہ مرقوم ہے - بیابان میں ایک منادی کرنے

والے کی آواز ہے۔ تم خداوند کی راہ درست کرو۔ صحرا میں ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو۔ عہد جدید میں یہہ آواز یوحنا بپتسمہ دینے والے سے منسوب ہوئی ہے اور جس کے آگے وہ راہ درست کرتا ہے وہ مسیح ہے۔ پس مسیح عہد جدید میں نام (יהוה) عہد عتیق کے لئے آیا ہے اور واضح ہو کہ لفظ خداوند عبرانی لفظ (יהוה) کے واسطے استعمال ہوا ہے۔ پھر خط رومیوں کو باب ۱۰-۱۳ کو دیکھو کیونکہ ہر ایک جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا۔ جہاں کہ قرینۂ عبارت سے خصوصاً اسی باب کی آیت ۹ سے جس میں یہہ مرقوم ہے کہ (اگر تو اپنی زبان سے خداوند یسوع کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو تو نجات پاوے گا) سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند سے مراد مسیح ہے۔ لیکن یوئیل باب ۲-۳۲ میں جہاں سے کہ آیت ۱۳۔ باب ۱۰ خط رومیوں کی اقتباس ہوئی ہے لفظ (יהוה) خداوند کے لئے آیا ہے اور یہاں پر اُس کا اطلاق مسیح پر ہوا ہے۔ پس مسیح اور (יהוה) دونوں ایک ہیں +

(د) پھر بعض بعض مقامات میں وہ صاف خدا کہلایا گیا ہے۔ بیشک اِن مقامات پر اُن لوگوں نے اعتراض کیا ہے جو مسئلۂ تثلیث سے منکر ہیں مگر ہمارے نزدیک یہہ مقامات بالکل صاف اور مختتم ہیں جن پر اعتراض کی کوئی گنجایش نظر ہی نہیں آتی مثلاً دیکھو مقدس یوحنا کی انجیل باب ۱ آیت ۱-۳ تک و نیز آیت ۱۴ جہاں یہہ مرقوم ہے۔ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ آیت ۱۴۔ اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال +

معترضین تعلیم تثلیث سے بچنے کے لئے یوں ترجمہ کیا کرتے ہیں کہ خدا کلام تھا یعنے خدا کو مبتدا اور کلام کو خبر بنا لیتے ہیں جس سے زبان یونانی سے سراسر اُن کی لاعلمی اور نادانی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ قواعد زبان یونانی کا یہہ ایک ابتدائی اصول ہے کہ مبتدا کے ساتھ ہمیشہ حرف تعریف ہوا کرتا ہے اور خبر کے ساتھ حرف تعریف نہیں آتا اور اس کی تائید کے لئے جو صاحب سریانی ترجمہ کو پیش کرتے ہیں اُس سے بھی اُن کی مطلب برآری کسی طرح نہیں ہو سکتی بالفرض اگر معترضین کا ترجمہ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو ہم اُن سے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ اُن کے گھڑے ہوئے ترجمہ کے معنی کیا ہیں +

اور واضح ہو کہ بعض لوگوں کا یہہ کہنا کہ چونکہ لفظ θεός کے قبل حرف تعریف نہیں آیا ہے اس لئے اُس کے معنی خدا کے نہیں بلکہ وسیع معنی میں متعلق بہ خدا یا خدائی۔ یا الٰہی کے معنی ہیں محض بیان باطل ہے اور حق تو یہہ ہے کہ چونکہ لفظ θεός کسی مشرک یا کثیر المعبود کے رسالہ میں واقع ہوا ہوتا تو اُس کے معنی ایک معبود یا ایک دیوتا کے ہوتے۔ اب چونکہ یہہ لفظ ایسی کتاب میں آیا ہے جس میں دوسرے معبود یا دوسرے خدا یا دیوتا کی ہستی کا بالکل انکار ہے تو اس کے معنی سوائے خدائے حقیقی کے اور کیا لئے جا سکتے ہیں کیونکہ دوسرے خدا یا معبود کی تو یہاں گنجایش ہی نہیں ہے۔ یوحنا باب ۵-۱۸ میں یہہ مرقوم ہے۔ تب یہودیوں نے اور بھی زیادہ اُس کو قتل کرنا چاہا کیونکہ اُس نے نہ فقط سبت ہی کو نہ مانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہہ کے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا۔ اس فقرے کی کہ اپنے تئیں خدا کے برابر کیا یہہ تاویل کہ وہ اہل یہود کی محض کج فہمی ہے جو باعث اُن کے عناد دلی کے وقوع میں آئی سراسر غلط اور نادرست ہے جس کی تردید ہم صفحہ ۱۵ و ۱۶ کتاب ہذا میں کر آئے ہیں اگر خط فلپیوں باب ۲-۶ کا جس کو ہم نیچے اقتباس کریں گے اس آیت سے مقابلہ کیا جائے تو ناظرین پر یہہ ثابت ہو جائیگا کہ مسیح کا مطلب درحقیقت وہی تھا جیسا اہل یہود نے سمجھا کہ وہ اپنے تئیں خدا کے برابر کرتا ہے جس کے باعث وہ مسیح کے سخت دشمن بن گئے اور نہ یہہ کہ اُنہوں نے غلط فہمی کی اور محض تعصب کے باعث وہ مسیح کے مطلب کو کچھ اَور کا اَور سمجھ بیٹھے جیسا کہ یونیٹیرین تاویل کرنے والے گمان کرتے ہیں۔ مسیح کا مطلب وہی تھا جیسا کہ اہل یہود سمجھے اور جو کچھ وہ سمجھے سو درست سمجھے کیونکہ مابعد کی آیت یعنے یوحنا باب ۵-۱۹۔ اسکی تائید بخوبی تمام کرتی ہے اور وہ یہہ ہے۔ تب یسوع نے جواب دیا اور اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر وہ جو باپ کو کرتے دیکھے کیونکہ جو کچھ کہ وہ کرتا ہے بیٹا بھی اُسی طرح سے کرتا ہے۔ سنئے تو بھلا کون ایسا آدمی ہے جو یہہ کہہ سکے کہ میں بھی وہی کرتا ہوں جو کچھ خدا کرتا ہے۔

یوحنا باب ۱۰-۳۰ میں اور باپ ایک ہیں۔ ان الفاظ کے معنے میں چاہئے جیسی باریکی کوئی کیوں نہ نکالے مگر حق تو یہہ ہے کہ کوئی محض انسان اپنی زبان سے ان کو ہرگز نہیں نکال سکتا۔ ایسا دعویٰ بشریت سے بعید ہے۔ کجا خالق و کجا مخلوق کہاں فیل پرزور اور کہاں ضعیف و ناتواں مور۔

خط رومیوں باب ۹-۵ اور باپ دادے اُنہیں میں کے ہیں اور جسم کی نسبت مسیح بھی اُنہیں میں سے ہوا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے آمین۔ بے شک یہہ بحث پیش کیجاتی ہے کہ اِن الفاظ کے مختلف ترجمے کئے گئے ہیں۔ اس کا جواب ہم یوں دیتے ہیں کہ ایسے مختلف ترجمے ان الفاظ کے لوگوں نے صرف تصورات و قیاسات دلیل از علت بہ معلول کی بنا پر کئے ہیں تاکہ دریافت کریں کہ مقدس پولوس اپنی اِس تعلیم و تلقین کو کس طریق پر پیش کرتے ہیں یا اس تعلیم کی تعریف ان کی رائے مبارک کے موافق کیا ہے اور کہاں تک وہ فی الحقیقت تعریف ہے۔ ہم اس آیت کی نسبت اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہہ عبارت کسی عام یونانی مصنف کی تصنیف میں واقع ہوئی ہوتی اور اگر کسی امتحان میں کوئی اُمیدوار اِس کا ترجمہ سوائے اِس ترجمے کے جیسا کہ ہندوستانی زبان کے عہد جدید میں موجود ہے اور طرح کا ترجمہ کرتا تو اس میں شک نہیں کہ اُس کو امتحان

مُراسلات

مرزا قادیانی کا دوسرا اشتہار

مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء

اور ہمارا دوسرا جواب

آج مرزا صاحب کا دوسرا اشتہار بھی نظر سے گذرا۔ پہلے اشتہار میں مرزا صاحب نے ایکہزار روپیہ کا اشتہار دیا اور دوسرے میں دو ہزار روپیہ کا اشتہار جو مسٹر آتھم کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اگر آتھم صاحب جلسہ عام میں تین مرتبہ قسم کھاکر کہہ دیں۔ کہ میں نے پیشگوئی کی مدت کے اندر عظمت اسلامی کو اپنے دل میں جگہہ نہ دی۔ اور برابر دشمن اسلام رہا۔ اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر مضبوط ایمان رکھا" اور تاکہ اُس شرمندگی کو چھپا دیں جو آپ کی جھوٹھی پیشگوئی کی وجہ سے مرزا صاحب کو حاصل ہوئی ہے۔ تین گواہ اس بات کے فرض کئے ہیں۔ کہ آتھم صاحب نے درپردہ اپنے دل میں اسلام کی طرف رجوع کیا تھا: ایک آتھم صاحب کی خوف زدہ صورت جس میں اُنہوں نے پندرہ مہینے بسر کئے: دوسرا گواہ یہہ ٹھہرا ہوا۔ کہ اُنہوں نے باوجود ہزار روپیہ ملنے کی قسم کھانے سے انکار کیا: تیسرا گواہ یہہ دو ہزار روپے کا اشتہار ہے: اگر اب بھی قسم کھانے سے انکار کریں تو رجوع ثابت "گیا خوب" شاید مرزا صاحب کے پیروؤں کی ان باتوں سے خاطر جمعی ہوتی ہوگی۔ مگر ہمارے نزدیک یہہ سب پریشانی کے نشان ہیں۔ اور ہم تعجب کریں گے اگر کوئی ذی عقل آدمی مرزا صاحب کی ان باتوں سے مرزائی حق کو مانے: اب دیکھو کہ باوجود ان تین گواہوں کے مرزا صاحب کا الہام ثابت ہونے سے رہا: مرزا صاحب خود اپنے اشتہار کے حاشیہ پر لکھتے ہیں "کہ ناچار میں تیسری بار آپ کو قسم دیتا ہوں۔ وغیرہ" اور وہ چیز جس نے مرزا صاحب کو سوا ان کے گواہوں کے لاچار کردیا ہے۔ وہ "عیسائیوں کا خوف ہے": چنانچہ مرزا صاحب کہتے ہیں "کہ تمام دشمن اور دوست یاد رکھیں۔ کہ انہوں نے یعنے آتھم صاحب نے محض عیسائیوں سے خوف کھاکر حق کو چھپایا ہے": مرزا صاحب نے اپنی پیش گوئی کا پراگندہ کرنے والا یہہ ایک فرضی دشمن سوچا ہے: مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ پیش گوئیاں جو خدا کے الہام سے کی جاتی ہیں۔ وہ باوجود دشمنوں کی مخالفت۔ اور دوستوں کے تعصب کے ضرور بالضرور پوری ہوتی رہی ہیں۔" آپ کی یہہ الہامی پیش گوئی کیسی تھی جو آپ ہی کے دماغ میں پیدا ہوئی۔ اور وہیں مرگئی۔ اور دوست اور دشمن اُسکی تکمیل کا انتظار ہی کرتے رہے؟: علاوہ اس کے اگر آتھم صاحب نے دل میں اسلام کا خوف۔ اور مسیح خداوند کا انکار کیا۔ جیسا آپکا زعم ہے۔ اور عیسائیوں سے خوف کھاکر حق کو چھپایا۔ تو چاہئے تھا۔ کہ ایسے یار مار کو جس نے اس طور سے آپکی پیش گوئی کو باطل کردیا اس میعاد کے اندر ہی ضرور ذلت کی موت دیتا۔ کیونکہ خدائے قادر مطلق کا ہاتھ کون پکڑ سکتا ہے؟ سو مرزا صاحب یہاں تو خدا کی طرف سے بھی بے پروائی ہوئی۔ اس میں لوگ کیا کریں۔ جن کو آپ اپنے دونوں اشتہاروں میں لعنتیں بھیجتے۔ اور گالیاں دیتے ہو۔ اُن میں سے کسی نے آپ سے ایسی پیشگوئی کی درخواست نہیں کی تھی آپ ناحق اُن کو گالیاں دیتے ہیں: اگر گالیاں دینی ہیں تو اپنے خدا کو دو جس نے آپ کو جھوٹھا اور روسیاہ کیا: ہمیں بڑا افسوس ہے۔ کہ آپ نے خدائے قدوس کے نام پر جھوٹھ باندھا تھا ۔

آپ کے دونوں اشتہاروں کے رو سے آپ پر یہہ واجب ہوگیا ہے۔ کہ ثابت کرو اول یہہ کہ مسٹر آتھم صاحب نے عیسائیوں کے خوف سے مرزائی حق کو چھپایا تھا: کیونکہ برعکس اس کے ہر ایک عقلمند آدمی قیاس کرسکتا ہے۔ کہ جب عیسائی ہوتے ہوئے اُنہوں نے محمدیوں کے خوف کی پرواہ نہ کی تھی۔ تو اب اگر پھر اسلام کے حق ہونے کے دل میں قائل ہوئے ہوتے تو کس کا خوف تھا۔ کہ وہ علانیہ اس کا اظہار نہ کرتے؟ تبدیلی مذہب کا وہ تجربہ کرچکے تھے۔ اور اس تجربہ نے اُن میں دلیری پیدا کردی تھی۔ نہ کہ خوف: دوسری بات یہہ قائم کرکھا کہ اگر وہ آپکا انعام منظور نہ کریں۔ تو اس سے آپ کا نتیجہ کہ اُنہوں نے حق کو قبول کرلیا تھا۔ جائز ٹھہرتا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ کوئی سچا موت سے ڈر کر انکار کرسکتا ہے؟ کیا ہر ایک جان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں ہے؟ میں کہتا ہوں کہ کوئی سچا آدمی موت سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر آتھم صاحب موت سے ڈر کر مسیح کا انکار کرتے۔ تو ہمیں ان کی سچائی اور ثابت قدمی کا کیا اعتبار رہتا۔ اور اگر اب وہ آپ کے انعام کا لالچ کریں۔ اور ساتھ ہی موت کے ڈراوے سے خوف زدہ ہوں۔ جو آپ پھر دینا چاہتے ہیں۔ اور اسلام کا اقرار کریں۔ تو کوئی ان کو سچا آدمی قرار نہ دے گا: پس آپ کی تقریر ہی سے ہم کو آتھم صاحب کی سچائی کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ آپ نے تو موت کا ڈراوا دیا۔ اور چاہا۔ کہ وہ اسلام قبول کریں۔ لیکن وہ موت سے نہ ڈرے۔ اور جیسا اُنہوں نے بعد مباحثہ کے اپنا حوصلہ اور توکل بذریعہ نور افشاں ظاہر کردیا تھا۔ ویسے ہی ثابت قدم رہے۔ اور مسیح سے انکار نہ کیا۔ مطابق اُس تسلی کے جو رومیوں ۸: ۳۸ اور ۳۹ آیت میں ہے۔" کیونکہ مجھے کو یقین ہے کہ نہ موت۔ نہ زندگی۔ نہ فرشتے۔ نہ حکومتیں۔ نہ قدرتیں اور نہ حال کی۔ نہ استقبال کی چیزیں۔ نہ بلندی۔ نہ پستی نہ کوئی دوسرا مخلوق ہم کو خدا کی اُس محبت سے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے جدا کرسکیگا"

پھر آپ نے جو بناوہم ظاہر کیا ہے۔ کہ اسلامی عظمت کو اپنے دل میں جگہہ دینے سے الہام کی شرط کے موافق اُن کی جان بچ گئی۔ اور اُس کے لئے تین فرضی سن گھڑت گواہ پیش کئے ہیں۔ جن کا حال ہم نے اوپر سنایا۔ اس وہم اور اُن گواہوں کو آتھم صاحب نے تین ظاہر گواہوں سے پراگندہ کردیا ہے:۔ پہلا گواہ۔ انکا زندہ اور صحیح سلامت رہنا:۔ دوسرا گواہ۔ امرتسری جلسہ جو ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوا جس میں آتھم صاحب نے اپنے مسیحی ایمان کا اظہار کیا۔ اسکا ذکر میں نے آپ کے پہلے اشتہار کے جواب میں کردیا ہے:۔ تیسرا گواہ۔ ان کا وہ نوٹس۔ اور ایک خط ہے۔ جو آتھم صاحب نے نورافشاں مطبوعہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء میں شایع کروایا۔ دیکھو صفحہ ۹ اور ۱۰ اور وہ دونوں تحریریں آپ کے اشتہار کی تردید میں ہیں۔ ہم اُنکو پھر نقل کرتے ہیں۔ تاکہ خوب صفائی ہوجائے:۔ وھو ہذا

آتھم صاحب کا عام نوٹس

ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں۔ کہ میں جس طرح عیسائی تھا۔ بدستور عیسائی ہوں۔ اور صرف خداوند یسوع مسیح کو اپنا منجی مانتا ہوں۔ اور جیسا کہ بعض خیال کرتے ہیں ذرا بھی اسلام کی طرف مائل نہیں ہوں۔ بلکہ اسلام کو سچا مذہب نہیں مانتا۔ فقط

الراقم

عبد اللہ آتھم پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
پنجاب از فیروزپور
۱۲ ستمبر ۱۸۹۴ء

دیگر

بخدمت مکرم ایڈیٹر صاحب نورافشاں

بعد نیاز مقصد لیہ یہہ ہے۔ کہ فتح اسلام اور مختصر تقریر مرزا صاحب قادیانی کا جواب میری طرف سے یہہ ہے۔ کہ میں نے کچھ بھی عظمت اسلام سے جناب کی نبوت اولین میں نجات کے لئے مدد نہیں لی۔ البتہ میں جناب کے خونی فرشتوں سے ڈر کر چھپتا ضرور رہا ہوں خصوصاً چار مہینے آخری آپ کی پندرہ ماہ کی نبوت میں۔ نہ اسلام کی عظمت الہامی سے۔ نہ اسلامی توحید کی تعظیم سے۔ اور نہ تثلیث میں کچھ تنزل ہوکر یا اثنیت یا الوہیت مسیح میں مذبذب ہوکر۔ مگر تثلیث و اثنیت والوہیت میرے نزدیک ویسی ہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ میں نے شروع کی تھی:۔ وغیرہ وغیرہ ✠

عبد اللہ آتھم بمقام فیروزپور ✠

محررہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

مرزا صاحب ہمارے نزدیک آپکا الہام بہر صورت جھوٹھا۔ اور اُس کی تاویل باطل ٹھہرتی ہے۔ اور بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ آپ توبہ کریں ✠

اب شوق سے آپ اپنے اشتہار دیویں۔ اور جھوٹھوں جتادیں۔ کہ آپ جھوٹھے نہیں ٹھہرے:۔ اور فتح اسلام فتح اسلام پکاریں۔ لیکن ان سے نہ تو آپ کی روسیاہی دفع ہو جاتی ہے۔ اور نہ فتح اسلام ثابت ہوتی ہے:۔ آپ جیسے اولیاؤں کی باتیں فتح اسلام کی دلیل نہیں ٹھہر سکتی ہیں۔ آپ اسلام کو بھی خواہ مخواہ بدنام کررہے ہو۔ حالانکہ ہم عیسائی نہیں چاہتے کہ آپ کے سبب سے اسلام کو بدنام کریں:۔ سو اب میں آپ کو یہہ صلاح دیتا ہوں۔ کہ اگر آپ کے دل میں سچ مچ سچائی کی محبت ہے۔ اور آپ خدا کے بے ریا طالب ہیں۔ اور نجات کے بھوکھے ہیں۔ تو بلاتاخیر خود اکیلے مسٹر آتھم صاحب کے پاس جاؤ۔ اور ایک معزز انگریز۔ اور ایک معزز مولوی۔ اور ایک معزز ہندو کو رو برو آتھم صاحب سے اس بارے میں اپنی پوری پوری تسلی کرلو۔ اور آپکا کوئی فرشتہ آپ کے ہمراہ نہ ہو:۔ یہہ بات میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ جوجو الہام میں آپ کے کسی ہمرو نے ایک خط میرے نام بھیجا تھا۔ اور نام اپنا پوشیدہ رکھا کہ تمہارا "دنیوی باپ":۔ اور خط میں یہہ لکھا۔ کہ:۔

"اس وقت میرے پاس اس شہر میں کم سے کم دو ہزار سو آدمی ہیں۔ جہاں کہوں لڑنے مرنے کو تیار۔ تو ان آدمیوں کے سامنے اگر ان میں سے ایک بھی ہوا۔ اور آپ نے مرزا صاحب کی بابت کوئی بری بات کہی۔ تو بس جان پر بن آئیگی":۔ یہہ خط میرے پاس موجود ہے۔ اور اس سے مرزائی گروہ کی غرض۔ اور مفسدانہ روح خوب ظاہر ہوتی ہے:۔ اور اس لئے بھی کہ آتھم صاحب پر جب خداوند کریم نے اپنی رحمت کا سایہ رکھا تو مخالفوں نے پیشگوئی کو اپنے ہاتھوں پورا کرنے کی کوشش کی۔ مگر کچھ بن نہ پڑا:۔ اس لئے میں اب کسی قسم کے جلسہ پر اتفاق نہیں کرسکتا۔ آپ اور آتھم صاحب تین شخص آپس میں منظور اور مقرر کریں۔ اور ایک تاریخ ملاقات ٹھہرا دیں۔ اور اپنا فرضی شک دور کرلیں:۔ آپ اُوروں کے لئے ذرا بھی فکر نہ کریں۔ کیونکہ ہمیں آتھم صاحب کے زبانی اور تحریری اظہاروں سے۔ اور انکی سولہ ماہ کی چال چلن سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ نہ صرف آپکی پیشگوئی۔ بلکہ تاویل بھی غلط ہے ✠

علاوہ اس کے آپ یہہ بھی یاد رکھیں۔ کہ عیسائیوں کو اس بات کی ذرا بھی حاجت نہیں ہے۔ کہ وہ زور لگادیں اور آتھم کے پیروں پر سر رکھیں۔ اور یہہ کہیں۔ کہ ہاں لو اور لعنت سے بچو جیسا آپ اپنے دوسرے اشتہار کے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر اُن کو کہتے ہیں:۔ مواجب یہہ ہے کہ آپ ایسا کریں۔ اور آتھم صاحب سے اپنے جھوٹھ کی معافی مانگیں۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ وہ معاف کریں گے:۔ اور یہہ صلاح ملاقات میں اس لئے دیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے دوسرے اشتہار میں اُس خط میں جو آتھم صاحب کی طرف حاشیہ پر ہے یہہ بھی لکھا ہے۔ کہ "جو کچھ میں نے الہام سنایا ہے بجز خدا تعالیٰ اور میرے اور آپ کے دل کے اور کسی کو خبر نہیں۔ سو میں آپ کو اُسی مالک کی قسم دیتا ہوں

کہ اگر آپ الہام کے مکذب ہیں۔ تو میرے روبرو حلفاً اقرار مذکور کر کے آسمانی فیصلہ کا دروازہ کھولدیں ؛؛ اب اس حال میں یہی مصلحت ہے۔ کہ آپ اپنی رفع شک کے لئے آتھم صاحب سے پھر دریافت کریں۔ اگر ان کے اشتہاروں سے آپکی تسلی نہیں ہوئی ؛ مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ آپ کو تسلی کی پروا نہیں ہے۔ لیکن اپنے چھپنے کے لئے صرف خاک اڑا رہے ہیں +

آپ کے دونوں اشتہاروں میں ایک خاص بات دیکھتا ہوں۔ یعنے یہہ کہ "عیسائی ایک عاجز انسان کو خدا جانتے ہیں" میں کہتا ہوں۔ کہ یہہ ایک اور جھوٹھ ہے جس کے بولنے کی آپکو خوب عادت ہو گئی ہے۔ اور جہاں کہیں اپنی تصنیفات میں آپ نے یہہ بات لکھی ہے۔ تو سنو اتر جھوٹھ ہی بولا ہے ؛؛ کیونکہ عیسائیوں کا یہہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے ؛ کہئے۔ کیا ان کے صحیح عقیدے کے جاننے سے آپکا جی کانپتا ہے ؟ اُن کے عقیدے کی کتابوں کو دیکھو۔ انجیل مقدس کو غور سے پڑھو۔ ان میں کہیں عاجز انسان کو خدا نہیں لکھا ہے۔ بلکہ یہہ کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا ؛؛ بائبل میں خدا تعالیٰ کو واحد اور باہمہ صفت کامل بتایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن میں بھی فقط انجیل اقدس والے خدا کی تقلید ہے ؛؛ مناسب ہے کہ آپ اس عادت کو ترک کرو۔ اور انجیل مقدس کی اس ہدایت پر کان دھرو۔ کہ "کون جھوٹھا ہے۔ مگر وہ جو انکار کرتا ہے کہ یسوع وہ مسیح ہے ؛؛ جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔ وہ مسیح کا مخالف ہے۔ جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے باپ سے اُس کو واسطہ نہیں ہے" ۱ یوحنا ۲ : ۲۲ و ۲۳ آیت اور پھر یہہ۔ کہ "کوئی نہیں جو خدا کی روح سے بولتا۔ یسوع کو ملعون کہتا ہے۔ اور کوئی بغیر روح القدس کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا" ؛ ۱ قرنتھیوں ۱۲۔ ۳ آیت۔ پس مرزا صاحب آپ جو خداوند یسوع مسیح کو تحقیر کے ساتھ بیان کرتے ہو۔ جانو کہ آپ کا انجام کیا ہوگا۔ وہ اپنے نام کا آپ ہی بدلا لیگا۔ اُس وقت سے پہلے توبہ کرنے میں سلامتی ہے +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس۔ گجرانوالہ ۲۵ ستمبر ۱۸۹۴ء

مرزا کی پیشنگوئی اور اُس کا حاصل

ایک ہی واقعہ کئی نتایج پیدا کر سکتا ہے ؛؛ اس وقت مرزا صاحب کی پیشنگوئی کا اُن کے مخالف مسٹر آتھم کی موت کی بابت سراسر خلاف وقوع ثابت ہونا عیسائیوں کی از حد خوشی۔ اور مرزا اور اُن کے مریدوں کی غایت ندامت کا باعث ہو گیا ہے۔ مگر اس میں بھی ایک راز ہے۔ جو اس وقت تک لوگوں کی نظر سے چھپا رہیگا۔ جبتک کہ یہہ مخالفت کا غبار بیٹھ نہ جاوے ؛؛ ظریفانہ مزاج تو مرزا پر آوازے کس رہے ہیں۔ مرزا کے مرید گریبان ندامت میں سر ڈالے پھرتے ہیں۔ اور بالیقین اُن کی طرف سے بہتوں کا اعتقاد اُٹھ گیا۔ اور اُٹھ جاویگا۔ اور اگر اب بھی نہ اُٹھا تو اُن کی خوش اعتقادی کی داد دینا بھی ہمارا فرض ہے ؛ کوئی شخص دیدہ و دانستہ فریب دینے کی غرض سے اس قسم کی محدود و معین پیشنگوئی جس کی تاویل بھی ممکن نہو۔ اپنی زبان سے بیان کر کے اپنی شہرت کو داغ نہ لگاویگا۔ چہ جائکہ مرزا سا آدمی وہ کر بیٹھے جو اس نے کیا ؛؛ اس پیش گوئی کے قبل ہم مرزا کو ایک مفتری و ابلہ فریب سمجھتے تھے۔ جس کو صرف پیر و مرشد ہونیکی آرزو دلمیں سما رہی تھیں۔ مگر جب یہہ پیشنگوئی بیان کی۔ ہم جان گئے کہ یہہ شخص عمداً کسی کو فریب نہیں دیتا بلکہ دراصل فریب خوردہ ہے ؛؛ اسکو پورا الیقین ہے۔ کہ خدا کی طرف سے اسکو الہام ہوتا ہے۔ کہ خدا اس کا حامی و مددگار ہے کہ وہ صاحب وحی ضرور ہے۔ ورنہ یہہ پیشگوئی کرنا اور اُسکی عدم تکمیل پر پھانسی و رسّی و گدھے کی سواری کی شرط لگانا کسی صحیح العقل کا کام نہیں ؛ جھوٹھ ہو یا سچ مرزا کو یقین تھا کہ عبد اللہ آتھم انکا مخالف تخویف کرتا ہے۔ کہ اُس نے پندرہ یوم تک اُنکی مخالفت کی۔ اور راہ پر آیا اُسکی سزا خدا اُسکو دیگی ؛ مرزا چاہتے تھے کہ اگر ایسا مخالف اُنکی راہ سے ٹل جاوے۔ تو بہتر ہے اگر وہ ۱۵ ماہ میں مر جاوے تو اور بہتر۔ اُسکی پندرہ یوم کی مخالفت کی رعایت بھی ہو جاوے۔ اور مرزا کے دعوے پر الٰہی مہر لگ جاوے ؛ مرزا کو بھی مباہلہ کی سوجھی۔ اور اُن کی یہہ آرزو ایسی قوی تھی کہ مرزا کو یقین ہو گیا۔ کہ خدا اُن کی اس آرزو کو بر لاویگا ؛ پس انہوں نے فوراً پیشگوئی کر دی۔ اور اُس کی تکمیل پر اپنی شہرت و صداقت کو بازی میں لگا دیا۔ ورنہ مرزا کو کیا حاصل تھا ؟ قیافہ سے آتھم کی موت یقینی نہ تھی۔ بستر مرگ پر پڑے پڑے لوگ سالہا جیل جاتے ہیں۔ سانپ کے ڈسے۔ ہیضہ کے مبتلا۔ حکیموں کے جواب دئے ہوئے زندہ بچے ہیں ؛ بسکہ درخاک تندرستا نرا۔ دفن کردند و زخم خوردہ نہ مرد۔ کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ انکی موت کے لئے سال۔ ماہ۔ تاریخ۔ معین ہو اس پر حکم قطعی لگایا جاوے۔ اور اُس کے نہ پورا ہونے پر اپنے تئیں کاذب تسلیم کیا جاوے ؛؛

ہم کو مصلح مبارک سیالکوٹی کی بات کا پورا الیقین ہے۔ کہ مرزا جی یکایک اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یار مجھے آواز آتی ہے۔ اور باور کرتے تھے۔ کہ وہ آواز کسی فرشتہ کی تھی۔ اس قسم کا یقین لوگوں کو اکثر ہوا کیا ہے ؛ بیشک "انہوں نے ہزاروں تکلیفیں اُٹھائیں۔ لاکھوں مصیبتیں جھیلیں" مگر عاشق مزاجوں کی طرح معشوقوں کی فرمایش میں اپنے کو تصدق کر ہی دیا ؛ اور جب اس پیشین گوئی کی میعاد پوری ہونے کو تھی مگر اس کے پورا ہونے کے کوئی بھی آثار نظر نہ آتے تھے۔ یاوسی کا سامنا تھا ؛؛ ہمکو یقین ہے جیسا سکرٹری انجمن اسلام لاہور نے کہا۔ کہ مرزا جی نے فرمایا "بیشک پیشگوئی پوری ہوگی اور اگر نہ پوری ہو۔ تو اُسکی کوئی تاویل نہیں" اور یہہ بات بہت صاف ہے ؛؛ لوگ اُس پیشین گوئی کے مطابق ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تک رہے تھے۔ اور مرزا کے الفاظ سے صرف ایک ہی معنی پیدا کر رہے تھے ؛؛ مرزا جی کو اسکی خبر تھی۔ مگر انہوں نے کبھی اس سوا برس کے عرصہ میں اپنے قول کی کوئی تاویل منافی خیال عام بیان نہیں فرمائی ؛؛ دیکھو گر مرزا جی کو

تاویل کرنا منظور ہوتا۔ اگر وہ کسی قیافہ کو کام میں لائے ہوئے تو پندرہ ماہ کی میعاد نہ مقرر کرتے۔ فرماتے۔ "آتھم جلد مر جاویں گے یا بڑی تکلیف کی موت مریں گے۔ یا خدا اُن کو سزا دیگا" یا بہت کرتے تو یہہ کہہ دیتے "۵ یا ۱۰ برس کے اندر مر جاویں گے" سب کچھ کرتے۔ مگر زمانہ کو معین نہ کرتے: پس لا کلام مرزا جی کے دل میں سچا یقین تھا۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہے تھے۔ خدا کی طرف سے تھا۔ اور ضرور پورا ہوگا: گدھا۔ ستی۔ پھانسی۔ کالا منہہ مزاح کے الفاظ نہیں۔ بڑی سنجیدگی کے کلمات ہیں۔ جن میں خطرہ تھا۔ وہ سب خطرہ جو آج اُنپر آ پڑا: ممکن ہے۔ کہ مرزا صاحب کو آپ خود اپنے وحی و الہام و تائید ایزدی میں شبہہ ہو گیا ہو یا وہ اُس کو اپنے لئے صرف کوئی آزمایش جانیں۔ جس کی تلافی کسی آیندہ پیشین گوئی سے ہو جانا اُن کو ممکن نظر آتا ہو: یہی اُن کے مریدوں کا بھی حال ہوگا۔ کچھ ضرور نہیں۔ کہ سب کے سب اُن کی طرف سے بد اعتقاد ہو جاویں:

پس ہمنے اپنی آنکھوں اپنے ملک ہندوستان میں ایک شخص کو دیکھا۔ جو ابتداء سے اپنے وحی و الہام کا قایل ہوا اور اس پر ہمیشہ اصرار رہا۔ اسی کی بدولت دنیا بھر میں مطعون ہوا کفر کے فتوے اُس پر دئے گئے۔ لوگوں کی ہنسی ٹھٹھہ و سخت کلامی کا مرکز بنا۔ دنیا کا کوئی فائدہ اُسکو حاصل نہوا اسلکہ جان خطرہ میں رہی: ہاں ایک فائدہ ہوا اگر کوئی اسکو فائدہ سمجھے کہ کئی سو مرید اس کے ہو گئے۔ جو اُس کی تعریف کرتے۔ اور اُس کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں: مگر اے انصاف کرنے والو! سوچو!! یہہ کوئی فائدہ نہیں۔ دنیا میں بدنام ہونا۔ تکفیر کے فتوے سُننا۔ اپنے پرایوں میں بے ایمان جھوٹا کہلانا۔ اس کی تلافی اس موہوم پیری مریدی سے نہیں ہو سکتی۔ یہہ پیری بالکل موہوم ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ اُس لا اُبالی کی پیشگوئیاں کرنے لگے: دنیا میں ایسے لوگ شاید ہی ہوں گے۔ جن کا اصول زندگی یہہ ہو۔ ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہوگا:

یہہ احمد قادیانی مثیل مسیح تو یقیناً نہیں ہے۔ مگر مثیل احمد عربی ضرور ہے۔ دونوں اپنے تئیں کسی نہ کسی درجہ میں ملہم ضرور باور کرتے تھے۔ ایک اپنے کو نبی کہتا تھا۔ دوسرا اپنے تئیں اشرف الانبیا کا مثیل۔ دونوں نے مصائب اُٹھائے۔ دونوں نے ناکامی میں کامیابی حاصل کی۔ ایک نے بہت اور دیرپا۔ دوسرے نے محدود۔ مگر ابھی زمانہ آگے ہے۔ آیا یہہ بھی دیرپا ہوگی یا نہیں زمانہ کھول دیگا: احمد عربی نے زیادہ احتیاط کی۔ کبھی کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ غیب دانی سے قطعاً انکار کیا: مسلمان مناظرین کی مفروضہ پیش گوئیوں کے ذمہ دار ہم ان کو مطلق نہیں کرتے۔ نہ انہوں نے کبھی کسی معجزہ کا دعوی کیا۔ صرف وحی و الہام کا۔ جس کا پرکھنے والا کوئی نہ تھا۔ ان کو دعوے تھا مگر مرزا غضب کرنے لگے۔ اور مخالفوں کو زیادہ گرفت کا موقع دیا۔ اس لئے اُن کی کامیابی خطرہ میں ہے: گو جیسے انکو نبی ماننے والے عرب میں لگئے انکو بھی مثیل مسیح ماننے والے مل گئے: وہ جاہل ملک میں تھے جس میں فطری عقل کی بھی روشنی کم تھی ان کو کامیابی کے بہتر وسایل تھے: مرزا کا قدیم عربوں سے بہتر لوگوں سے پالا پڑا ہے۔ ان کی کامیابی مشکل ہے۔ مگر جس قدر ہو وہ اہم ضرور ہے: کوئی کلام نہیں اس وقت کے لوگوں کے پاس اخلاق کا عمدہ ضابطہ موجود ہے۔ یہہ لوگ اس باب میں عربوں سے بہتر ہیں۔ احمد قادیانی کے حالات زندگی ضرور عمدہ ہوں گے۔ ضرور وہ قابل تعریف ہوں گے اور عام سطح سے بلند۔ ورنہ پڑھے لکھے سمجھدار ہوشیار لوگ اس طرح اُن کے معتقد نہو جاتے: مرزا صاحب صرف فریب خوردہ ہیں۔ لوگوں کو ہرگز دیدہ و دانستہ فریب نہیں دیتے۔ ہم اس بارہ میں اُن کے معتقد ہیں۔ اور یہہ الٹا معاملہ ہے۔ کہ مرزا جی کی پیشگوئی کا نہ پورا ہونا ہمارے اعتقاد کو ان کی نسبت بہتر کر رہا ہے:

مرزا صاحب کو اک خبط ضرور ہے: مناظرہ ہو چکا۔ چھپ گیا۔ ہزاروں کی نظر سے گذرا جو کچھ مرزا نے کہا۔ جو کچھ آتھم نے کہا۔ اس کا موازنہ ہماری عقل کر سکتی ہے: اگر مرزا مر جاویں۔ تو اُن کی کوئی سچی بات جھوٹھی ثابت نہوگی۔ اگر آتھم مر جاویں تو بھی علیٰ ہذا القیاس: اب تو شکر خدا کا دونوں صحیح و سلامت ہیں۔ دونوں کو اپنی غلطیوں سے اگر ہوں۔ دست بردار ہونے کا موقع ہے۔ پر مناظرہ کے ختم ہونے کے دن وہ دونوں جس قدر سچے یا جھوٹھے تھے اُسی قدر آج بھی ہیں پھر کسی کو کوسنے سے کیا فائدہ؟

اب ہم مرزا کی پیشگوئی کی ایک نرالی تاویل سناتے ہیں گو ذریت جیتی لوگ اس پر بھی اعتراض کریں گے۔ پس یاد رہے۔ کہ یہہ وہ تاویل ہے جس پر سب سے کم اعتراض وارد ہوں گے مرزا صاحب کے شاگرد مولوی حکیم نورالدین صاحب نے فصل الخطاب میں ایک جگہہ دعوی کیا ہے۔ کہ محمد صاحب نے بدر کی لڑائی میں کفار قریش کی شکست کی میعاد جو ایک یوم ٹھہرائی تھی۔ وہاں یوم بمعنی سال ہے۔ چنانچہ آپنے یوم کا ترجمہ بھی سال کر دیا ہے۔ اور اس مفروضہ قرآنی محاورہ کی سند میں بیبل کے محاورہ کی سند پیش کر کے مسٹر آتھم کی کتاب اندرونہ بیبل کا حوالہ دیا ہے "یوم کا لفظ اگر بدون صبح و مسائی ہو تو نبوت میں ایک برس کا بھی ہوتا ہے" اب غور کرو پیشگوئی کا معاملہ مرزا اور آتھم کے درمیان تھا۔ مرزا نے آتھم صاحب کے مسلمات کے موافق آتھم صاحب کو سمجھانے کے واسطے اس قسم کی پیشگوئی کی۔ پندرہ ماہ کی میعاد تھی۔ پندرہ ماہ کے ۴۵۰ یوم ہوتے ہیں "ایک یوم نبوت میں ایک برس کا ہوتا ہے" مسٹر آتھم اس طرح ۴۵۰ برس کے بعد مریں گے لو کہو یہہ عیسائیوں کے لئے خوشی کا مژدہ نہیں۔ ہنسنا مرزا کی پیشین گوئی کو اس تاویل کے مطابق پورا کر سکتا ہے: پس دیکھو درحقیقت مرزا نے آتھم کو بددعا نہیں دی تھی۔ بلکہ گویا یہہ کہا تھا۔ کہ آتھم تم ساڑھے چار سو برس جیو ہم بھی کہتے ہیں آمین۔ یہہ تاویل ہماری ایجاد ہے۔ ہم اسکو رجسٹری کرائینگے۔ تاکہ کہیں کوئی مرزائی سرقہ نہ کر جائے:

اکبر مسیح از باندہ۔ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی کی شرائط

خلاف انجیل میں

کل بتاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء شام کے وقت ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب نے مرزا صاحب کا ایک اشتہار مجھے دکھلایا۔ جو مرزا صاحب کی طرف سے بذریعہ رجسٹری اُن کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اس میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اب ہم یہہ دوسرا اشتہار دو ہزار روپیہ انعام کی شرط سے نکالتے ہیں۔ اگر آتھم صاحب جلسۂ عام میں تین مرتبہ قسم کہا کر کہدیں۔ کہ میں نے پیشگوئی کی مدت کے اندر عظمت اسلامی کو اپنے دل پر جگہ ہونے نہیں دی۔ اور برابر دشمن اسلام رہا۔ اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر مضبوط ایمان رکھا۔ تو اُسی وقت نقد عہ دو ہزار روپیہ اُن کو بہ شرائط قرار دادہ اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء بلاتوقف دیا جاوے گا"۔ معلوم نہیں مرزا صاحب اپنی جھوٹھی پیشگوئی کو ثابت کرنے۔ اور اُس کی تفسیر کرنے کے لئے کیوں ایسی باتیں بناتے ہیں۔ جن کا کرنا ڈپٹی صاحب کی ذات سے درحالیکہ وہ مسیحی ہیں بالکل ناممکن۔ اور خلاف حکم انجیل ہے۔

متی کی انجیل کے پانچویں باب کی ۳۴-۳۷ میں مسیح اپنے پہاڑی وعظ میں زبان مبارک سے فرماتا ہے۔ کہ "میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کہانا" وغیرہ ڈپٹی صاحب کے لئے نہایت ہی افسوس کی بات ہوگی۔ اگر وہ چند روزہ دنیا کی دولت کے لئے جسکو سب یہاں ہی چھوڑ جاتے ہیں اپنے پیارے نجات دہندہ کے حکم کو جس نے اُنہیں بیش قیمت لہو سے اُنہیں مول لیا ہے ٹال دیویں۔ میری رائے میں نہ صرف ڈپٹی صاحب کا مرزا صاحب کے لغو اور بیہودہ اشتہاروں کے مطابق قسم کہانا ہی ناواجب ہے بلکہ اُن کا جواب تک دینا بھی اُنکی مسیحی طبیعت کے لائق نہیں ہے۔

کل اثنار گفتگو میں ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ وہ مذہب اسلام کو اب تک بھی ویسا ہی جھوٹھا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے سمجھتے تھے۔ اور مسیح کی ابنیت۔ الوہیت اور کفارہ وغیرہ عیسائی مسئلوں پر اُن کا پختہ ایمان ہے۔ اُنہوں نے یہاں کے گرجے گھر میں کچھ ہفتے پہلے اسی مضمون پر وعظ بھی کیا۔ بلکہ اُنہوں نے حال ہی میں مسیح کی ابنیت و الوہیت اور کفارے کے ثبوت میں ایک کتاب لکھی ہے جو شاید کچھ عرصہ کے بعد چھپ کر شائع ہو جاویگی۔ اب سوائے اس کے کہ مرزا صاحب لوگوں کی نظر میں خاک ڈالکر آپ کو سچا ثابت کریں اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر یہہ نہیں ہو سکتا۔ جھوٹھ بہت دنوں تک قایم نہیں رہ سکتا۔

پھر عیسائی اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ موت اور زندگی خدا کے ہاتھ ہے۔ اور ہر سچے مسیحی کا یہہ فرض ہے۔ کہ وہ ہر حال میں اپنے تئیں خدا کے حوالے کر کے اُسی کی مرضی پر خوش رہے۔ میری رائے میں مرزا صاحب کا دو ہزار روپیہ کا اشتہار دیکر یہہ دوسرا طریقہ ہے۔ کہ ڈپٹی صاحب کو خداوند کی مرضی کے تابع رہنے سے ہٹاوے۔ جیسا کہ اُن کے ساتھ گفتگو کرنے سے معلوم ہوا۔ وہ اپنے تئیں بالکل خدا کے حوالے کر کے جس وقت کہ اُس کی مرضی ہو اس جہان سے کوچ کرنے کو طیار ہیں۔ وہ نہ تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک برس ضرور جئیں گے۔ اور نہ یہہ کہتے ہیں۔ کہ نہیں جئیں گے۔ ایسی لغو شیطانی آزمائشوں کے جواب میں وہ یہی کہتے ہیں کہ "خداوند اپنے خدا کو مت آزما"۔ ہر ایک سچا مسیحی جوابازی اور شرط لگانا خلاف کلام مقدس کے جانتا ہے۔ اسواسطے یہہ دو ہزار روپیہ کی شرط لگانا بھی ایک طرح کی جوابازی ہے جو کلام مقدس کے خلاف ہے جسکو ڈپٹی صاحب کبھی نہیں کریں گے۔

پھر مرزا صاحب اپنے اُسی اشتہار میں فرماتے ہیں۔ کہ "اگر اب بھی آتھم صاحب باوجود اس قدر انعام کثیر کے قسم کھانے سے منہہ پھیر لیں۔ تو تمام دشمن و دوست یاد رکھیں۔ کہ اُنہوں نے محض عیسائیوں سے خوف کھا کر حق کو چھپایا ہے۔ اور اسلام غالب اور فتحیاب ہے۔ پہلے تو اُن کے حق کی طرف رجوع کرنے کا خوف ایک گواہ تھا۔ یعنے اُن کی وہ خوف زدہ صورت جس میں اُنہوں نے پندرہ مہینے بسر کئے۔ اور دوسرا گواہ یہہ ظاہر ہوا کہ اُنہوں نے باوجود ہزار روپیہ نقد لینے کے قسم کھانے سے انکار کیا ہے۔ اب تیسرا گواہ یہہ دو ہزار روپیہ کا اشتہار ہے اگر اب بھی قسم کھانے سے انکار کریں تو رجوع ثابت"۔

مرزا صاحب اپنی غلطی کو ماننے کے بجائے ہٹ سے جھوٹھ کو سچ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے طریقے سے جو بالکل ناجایز اور کلام مقدس کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ڈپٹی صاحب آپ کی پیشگوئی کے خوف سے ادہر اُدہر بھاگے نہیں پھرے۔ بلکہ آپکے خونی فرشتوں سے اُن کو بھاگنا پڑا۔ کیونکہ دور اندیشی انسان کی فطرت میں خدا نے ہی ڈال رکھی ہے۔ اگر آپ کی پیشگوئی سچی ہوتی۔ اور خدا کی طرف سے ہوتی تو وہ کہاں بھاگ سکتے تھے۔ کیونکہ کونسی جگہہ ہے جہاں کوئی بھاگ جاوے۔ اور خدا وہاں نہ ہو۔ ضرورت نہیں ہے۔ کہ ہم مرزا صاحب کے دوسرے اور تیسرے گواہ کا جواب دیویں جن کا جواب پہلے ہم دیچکے ہیں۔ کہ قسم کہانا مسیحی عقیدے کے خلاف ہے۔

اب مرزا صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ مہربانی کرکے جھوٹھ کو سچ کرنے کے لئے ناجایز اور بیہودہ وسیلے عمل میں نہ لاویں بلکہ سچائی کے ساتھ اپنی غلطی کو مانکر اور جھوٹھ کو چھوڑ کر اُس کے پیرو ہو جائیں۔ کہ جس کے پیرو ڈپٹی صاحب ہیں۔ اور جس نے اُن کو اس عرصے میں زندہ رکھکر دنیا پر آپ کے الہام کی حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ ہم مسیحیوں کی آپ کے لئے یہی دعا ہے۔ کہ خدا آپ کی آنکھیں کھولے۔ اور حق کو دیکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

راقم

پریم داس مبشر انجیل

مرزا قادیانی کا افترا

ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب پر

جن لوگوں کے دل میں خدا کا خوف نہیں۔ بلکہ اپنے پیٹ کو خدا بنا بیٹھے ہیں۔ انہیں جھوٹھ بولنے اور فریب دینے سے کیا خوف ہو سکتا ہے؟ وہ اپنی سرشت کے موافق جو دل میں آتا ہے بکے جاتے ہیں: وہ خود تو سمجھتے ہیں۔ کہ اہل دانش کے نزدیک ہماری تحریر اور تقریر کی کچھ قدر نہیں ہے۔ مگر عوام پر اس کا اثر کچھ نہ کچھ ہو جاویگا: اب حال میں مرزا قادیان نے ایک اور اشتہار دو ہزار روپیہ انعام کا مقرر کر کے جاری کیا ہے۔ اسمیں جناب ڈاکٹر ہنری مارٹین کلارک صاحب پر یہہ جھوٹھ بولا ہے۔ کہ "ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے وکیل کے طور پر انکاری خط آیا۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ آتہم صاحب کسی طور سے قسم کہانا نہیں چاہتے":

واضح ہو۔ کہ یہہ قادیانی صاحب نے بالکل جھوٹھ لکھا ہے۔ اور لوگوں کو فریب دیا ہے۔ وہ اس بات میں ہرگز سچا نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مرزا قادیان کو صرف یہہ لکھا تھا۔ کہ چونکہ تم بہت ہی جھوٹھے۔ اور بے دین ہو ہم تمسے خط کتابت رکھنا نہیں چاہتے: ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے آتہم صاحب کی طرف سے یہہ الفاظ نہیں لکھے۔ بلکہ مرزا قادیان سے نفرت ظاہر کرنے کے واسطے انکو مطلع کر دیا۔ کہ ہم تمہاری تحریرات کو بالکل حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے کہ تم بے دین اور جھوٹھے آدمی ہو اور بس: اور مرزا قادیان نے ان القاب کو جو ڈاکٹر صاحب نے انکو دئے تھے۔ اپنے اس اشتہار میں۔ پایہ ثبوت کو پہنچا دیا: اب اگر مرزا قادیان میں کچھہ شرم اور حیا ہے۔ تو ڈاکٹر صاحب کا خط جس سے ان کو یہہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے وکیل کے طور پر انکاری خط آتہم صاحب کی طرف سے ان کو بھیجا ہے وغیرہ۔ لفظ بلفظ کسی اخبار میں چھپوا دیں۔ مگر وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ اور نہ اُس کو ایسا کرنے کی جرأت ہوگی +

باقی رہی یہہ بات۔ کہ آتہم صاحب مرزا کے کہنے سے قسم کہا دیں۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ آتہم صاحب اسکا کیا جواب دیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ آتہم صاحب کو ہرگز لایق نہیں کہ ایسی نجس الاخلاق شخص کو پھر منہہ لگا دیں۔ جسکو چاروں طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑ رہی ہے۔ اور جو پرلے درجہ کا کمینہ اور بے شرم ثابت ہو چکا ہے کہ باوجود صاف صاف شہادتوں کے پھر بھی نہیں نہیں کئے جاتا ہے۔ بلکہ ہم درخواست کرتے ہیں کہ آیندہ کوئی صاحب اس کے اشتہاروں اور لایعنی لاف گزاف پر توجہہ نہ کریں: اب وہ یہہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح سے اُس کی سیاہی دھوئی جائے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ وہ زیادہ چمکتی ہے۔ اور یہاں تک چمکے گی کہ مرزائی نور اسلام تاریک ہوتا ہوتا معدوم ہو جائیگا:

راقم

ڈاکٹر کلارک صاحب کا ایک دوست

واقعات اور خبریں

رنگون میں چوری

رنگون میں ایک نقب زن ستم ڈہا رہا ہے اس شخص کو رنگون کی کچہری میں نقب لگاتے تیسری دفعہ ہے جب نقب لگاتا ہے۔ جو کچھہ ہاتھہ آتا ہے۔ لوٹ لیجاتا ہے۔ کیا سول اور کیا ملٹری پولیس حیران ہے۔ تیسری دفعہ جب وہ اپنا کام پورا کر کے روانہ ہوا۔ تو پنکھے کے رسہ سے جو باہر پڑا ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ چوری ہو گئی۔ چنانچہ کمرہ کھولا تو ایسا ہی ثابت ہوا۔ کہ کسی بہادر نقب زن کا کام تہا۔ جو ڈیوڑھی کے سامنے والے حصے سے چھت پر چڑھا تھا۔ اور پھر روشندان کے آیئنے کو توڑ کر اندر چلا گیا۔ چونکہ برانڈے کے اندرونے دروازے کو تالا لگا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بیچ والی دیوار پر سے بذریعہ پنکھے کی رسے کے جسے اُس نے کاٹ لیا تھا۔ اتر گیا۔ ادہر ادہر گھڑی اور جو کچھ اُس کے کام کی چیزیں تھیں لے کر جس راستے سے آیا تھا۔ اُس راستے سے چلا گیا۔ رنگون کی پولیس اسے پکڑنے کے لئے حیران اور سرگردان ہو رہی ہے +

پارسی ڈاکٹر اور معاوضہ تبادلہ

تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ گورنمنٹ مدراس نے یہہ فیصلہ کیا۔ کہ جو پارسی ڈاکٹر احاطہ مدراس میں نوکر ہیں۔ انہیں انگریزی گزیٹڈ افسران کی طرح معاوضہ تبادلہ نہیں ملا کریگا پارسی ڈاکٹروں نے جو احاطہ مدراس میں سیبیوں ہیں اس حکم کے برخلاف گورنمنٹ ہند میں اپیل کی اور اس طرح بیان کیا کہ انہیں وہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جو ان کے درجے کے اور گزیٹڈ افسروں کو خرچ کرنا پڑتا ہے اور اپنے بچوں کو وہ بھی ولایت میں تعلیم دلاتے ہیں اور وہ بھی اپنے بچوں کو اُن عہدوں کے دلانے کے لئے جنپر وہ خود سرفراز ہیں ولایت کی تعلیم دلانا ازبس ضروری ہے۔ اور جو لوگ کہ ہندوستان میں تعلیم پاتے ہیں اُن عہدوں کو حاصل نہیں کر سکتے۔ ایک پارسی ڈاکٹر نے بیان کیا۔ کہ اُس کے تین لڑکے ہیں۔ اور تینوں انگلستان میں تعلیم پاتے ہیں۔ انہیں وہاں کئی سال ہو گئے ہیں۔ اور کئی سال اور اس جگہہ رہیں گے۔ ایک اور ڈاکٹر نے بیان کیا۔ کہ اس کا ایک لڑکا تو انگلستان میں پہلے ہی سے تعلیم پا رہا ہے اور دو اور لڑکوں کو وہ ولایت بھیجنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ اور ڈاکٹروں کے بھی یہی معاوضہ تبادلہ پانے کے لئے ایسی ہی وجوہات ہیں مگر گورنمنٹ ہند نے اس مسئلہ کو اور نظر سے دیکھا اور پارسی ڈاکٹروں کو معاوضہ تبادلہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور وجہہ یہہ بیان کی کہ صرف یورپین اور یوریشین افسر ہی ایسے ہیں کہ ولایت جنکا وطن ہے۔ اور

ناگری ہندی کی اصلاح

بنارس کی ناگری پرچارنی سبھا مستعدی کے ساتھ اس بات کی قابل تعریف کوشش کر رہی ہے کہ ناگری خط و کتابت میں جو کچھ خرابیاں پائی جائیں اُنکو دور کرنے کے لئے قواعد تیار ہوں اور اُس کی پابندی کیجائے۔ اس سبھا کی اصلی نیت یہہ بھی ہے کہ ناگری زبان کو ترقی دیوے اور حتی الامکان کل علوم کا ترجمہ اس زبان میں ہو جائے پس اس کام کے لئے سب کے پہلے اُس نے ناگری خط و کتابت ہی کو درست کرنا ضروری سمجھا بیشک یہہ عقلمندی کا کام ہے +

جہلم

ایک شخص کہ جو مجروں کا جمعدار اور موضع راٹھیاں تھانہ جہلم کا رہنے والا تھا سانپ نے ایسا کاٹا کہ اسٹیشن دینہ پر آکر مر گیا۔ بیرون دیہات اور نیز شہر میں بیماری تپ کا بہت ہی زور ہے :: لالہ کرم چند صاحب منشی برنچ پوسٹ ماسٹر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو بدل گئے اور اُن کی جگہہ لالہ ہمنگ چند صاحب خوشاب سے آئے ہیں :: ۱۱ ستمبر کو رات کے وقت محلہ خانقاہ شاہپور میں ایک میراسی گلابا نامی شراب کے نشہ میں مکان سے گر پڑا جس سے اُسکی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ یہاں چند روز سے ایک نوجوان لڑکا عجیب خلقت غلام حیدر نامی موضع سیداؤنکا علاقہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے آیا ہوا ہے اور مسجد مولوی نعمان مرحوم میں ٹھہرا ہوا ہے جس کے دونوں ہاتھ اُس کے شکم کی طرف مڑے ہوئے ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہے صرف ایک پاؤں کے انگوٹھے اور اُس کے ساتھ کی ایک انگلی کے سہارے سے وہ وہ سب کچھ ضروری کام کر لیتا ہے یعنے اُنہیں دونوں انگلیوں سے وہ روٹی کھاتا نماز کے لئے وضو کرتا۔ دستار باندھتا۔ روپیہ پیسہ گرہ میں باندھ لیتا اور کھول لیتا اور سوئی میں تاگہ پرو لیتا اور اپنے پارچات سی لیتا ہے :: مقام ترونجلی اردو کے ہسپتال میں ہیضہ ہو جانیکے سبب شفاخانے کھلنے کی رپورٹ ہوئی ہے :: پنڈ دادنخاں میں ممبران میونسپلٹی کا ۲۷ ستمبر کو الیکشن ہوگا۔ تین عہدے خالی ہیں :: کل بعد دو پہر بازار میں سے ایک شخص ساکن ضلع گجرات ایک بڑا لکانخان لیکر بھاگ نکلا تھا مگر بدھو سنگھ کنسٹبل نے اُسکو گرفتار کر لیا + (عام)

دریائے گومتی کی طغیانی

دریائے گومتی کی طغیانی سے لکھنؤ اور گرد و نواح کے موضعات کو بہت نقصان پہنچا صدہا جانیں تلف ہوئی ہونگی جس کا صحیح اندازہ ابتک نہیں کیا گیا مکانات اور اجناس ضائع ہو گئے۔ امام باڑہ حسین آباد وکٹوریہ پارک بھی بھون چھتر منزل تارگھر۔ عدالتہائے صدر شیل کمشنر ڈسٹرکٹ جج وسمال خفیفہ و دفتر سررشتہ تعلیم۔ دلکشا۔ سکندر باغ۔ بنارسی باغ اور جنوبی حصہ چھاؤنی پانی میں تھا مگر جمعہ گذشتہ سے طغیانی کم ہوئی۔ اس سیلاب سے جو نقصان اہل شہر کو پہنچا ہے لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہے کہ اس کا اندازہ مشکل ہے۔ اکثر لوگوں نے درختوں پر چڑھکر جانیں بچائیں گورنمنٹ نے ایک ہزار روپیہ اور متولیان حسین آباد نے ہزار روپیہ سیلاب زدوں کی دستگیری کے لئے دینا منظور کیا ہے +

بیجا وہم

ملک روس میں جملہ ممالک یوروپ کی نسبت جہالت زیادہ ہے چنانچہ اُس ملک میں نوے فیصدی لوگ نوشت و خواند سے واقف نہیں اُن کی جہالت کا ادنیٰ نمونہ یہہ ہے کہ روسی دہقان پختہ طور پر یقین کرتے ہیں کہ اُن کے ملک میں جو وبائے ہیضہ آجکل پھیلی ہوئی ہے وہ ملکہ انگلستان کی کارستانی ہے ملکہ انگلستان بقول اُن کے زار روس سے رشک کرتی ہیں کیونکہ زار کے پاس بہ نسبت اُن کے فوج زیادہ ہے پس اُن کی رعایا کم کرنے کے لئے یہہ حیلہ ...

بیرحم عورت

سہارنپور میں ایک عورت پنجابی تنہا ہردوار سے اشنان کرکے واپس آ رہی تھی اور اسٹیشن ریلوے سہارنپور پر کیونکہ یہاں پنجاب کی گاڑی بدل جاتی ہے ٹھہری ہوئی تھی۔ رات کو قریب آٹھ بجے کے اُس کو درد زہ شروع ہوا۔ اور لڑکا پیدا ہوا۔ کمبخت بے رحم ماں نے اُس کا ذرا بھی ترس نہ کرکے اُسکو اُٹھا کر اسٹیشن کے جنگلے کے باہر پھینک دیا۔ لڑکا تھوڑی دیر تڑپ کر مر گیا پولیس نے خبر پاکر عورت کو گرفتار کر لیا اور عدالت کو چالان کر دیا اور مقدمہ ڈپٹی آنند سنگھ صاحب کے اجلاس میں پیش ہوا۔ چونکہ ڈپٹی صاحب کی رائے میں یہہ معاملہ خفیف معلوم ہوا لہذا چھ ماہ قید کا حکم صادر کیا +

ہندو مسلمانوں میں فساد

پونا میں ہندو مسلمانوں کے فساد کے متعلق دو متمول اور مشہور و معروف برہمن ماخوذ ہوئے تھے منجملہ ان کے ایک وکیل ہے جس کا نام گوبند زاین ابھیانکر اور دوسرے کا دامودر کرشن ہے ان پر یہہ الزام لگایا گیا تھا کہ اُنہوں نے اہالیان پولیس پر جبکہ وہ مفسدوں کو پراگندہ کرنے میں مشغول تھے پتھر پھینکے۔ سٹی مجسٹریٹ نے ہر دو مجرموں کو ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ دیگر ماخوذین کی پیروی مقدمہ اور پولیس پر مقدمات قایم کرنے کے لئے اہل ہنود نے ۳ لاکھ روپیہ چندہ جمع کیا ہے +

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ

پونا میں ۲۰ ماہ حال کو میونسپل کانفرنس کا اجلاس تھا اور جو تجاویز اس میں پیش ہو کر منظور ہوئیں ان کا عطر یہہ ہے کہ گورنمنٹ سے التماس کی جائے کہ میونسپل کمیٹیوں کے اختیارات وسیع کئے جائیں اور ان کمیٹیوں کو جو حفظان صحت کو ترقی

دینا چاہتی ہیں سرکاری امداد یا قرض ملنے میں زیادہ تر آسانیاں دیجائیں - نیز اب وہ زمانہ آگیا ہو کہ بڑی بڑی کمیٹیوں کو چاہئے کہ ترقی حفظان صحت کے دیگر وسایل پر غور کریں یعنی صرف پانی کے نل اور نالیاں تیار کرا دینے پر حفظان صحت کا خاتمہ نہ کر دیں ٭

ہماری رائے میں اس آخری تجویز پر بہت جلدی غور ہونا چاہئے جملہ قوانین و آئین کے وضع کرنے کا منشا یہی ہوتا ہو کہ بہبود عامہ میں ترقی ہو - وسایل حفظان صحت جسقدر مہیا کئے جائینگے اسی قدر خوشحالی اور فارغ البالی کی رعایا میں افزایش ہوگی ٭

بیشک صاف پانی اور صاف ہوا زندگی کے لئے نہایت ضروری ہیں اور دونوں چیزیں نالیوں کے صاف رہنے اور واٹر ورکس سے مہیا ہو سکتی ہیں اور شکر ہو کہ بہت سے بڑے بڑے شہروں میں پانی کے نل اور نالیاں تیار ہو گئی ہیں اور باقی شہروں میں زیر تعمیر یا زیر تجویز ہیں مگر پانی اور ہوا کی صفائی حفظ صحت کے لئے کافی نہیں ہیں - کھانا بھی تو صاف ملنا چاہئے اور افسوس ہو کہ قانون کو اس کی پروا نہیں ہو - دودہ کی جگہہ لسی فروخت ہو - گھی کی بجائے چربی بیچی جائے - اور گندم میں مکئی یا جو کا آٹا ملکر بکے مگر بیچنے والوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہو کہ تمہارے منہہ میں کتنے دانت ہیں ٭

غرض کہ بہت کم اشیا ایسی ملینگی جن کو سستا کرنے کے لئے کچھہ نہ کچھہ ملاوٹ نہ کی جاتی ہو - انگلستان میں دو سال ہوئے کہ ایک قانون پاس ہوا ہو جس کی رو سے اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرنے والے سزایاب ہو سکتے ہیں ایسا قانون ہر ایک ملک میں ہونا چاہئے ٭

چھاونیوں میں البتہ کسیقدر احتیاط کی جاتی ہو خصوصاً گورہ سپاہیوں کے لئے جو اشیائے خوردنی خریدی جاتی ہیں ان کو ڈاکٹر ملاحظہ کر لیتا ہو مگر اور لوگ بھی خالص غذا حاصل کرنے کے ایسے ہی مستحق ہیں چربی کو گھی کے نام سے بیچنے والے کیوں ہمیشہ بے خل و غش دغابازی کرتے رہیں -

پانی دودہ میں ملا کر کیوں دودہ کی قیمت پر فروخت ہونے پائے عطاروں نے اور بھی ستم پر کمر باندھ لی ہو - غریب آدمی ڈاکٹر کی فیس نہیں دے سکتے ہیں - انگریزی ادویات بوجہہ نادر قیمت عوام کے عموماً زیادہ قیمت پر فروخت ہوتی ہیں دوا فروش پیسے کی دوا کے ۱۲ روصول کرتے ہیں سپتالوں میں ایک ڈاکٹر اور ہزارہا بیمار پھر اس رواروی میں مریض کے حال پر جو کچھہ توجہہ ہو سکتی ہو ظاہر ہو آخر مریضوں کا بہت بڑا حصہ اطبائے یونانی سے رجوع لاتا ہو حکیم صاحب نہایت غور و خوض کے بعد نسخہ لکھتے ہیں بقراط اور بوعلی سینا کے مجربات پر عمل کرتے ہیں مگر مریضوں کو فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کی زندگی عطاروں کے رحم پر موقوف ہو - شیرہ قند کی چند بوتلیں ان کے سامنے رکھی ہیں - جو شربت عناب - شربت نیلوفر - شربت بنفشہ - اور تمام شربتوں کا کام دیتی ہیں - سرکہ اور لیموں کی سکنجبین بھی انہیں میں موجود ہو - اور کچھہ بوتلوں میں پانی بھرا ہوا ہو جو عرقیات کے نام سے فروخت ہوتا ہو - کمال یہہ ہو کہ عرق گاؤزبان - عرق بادیان - عرق برنجاسف سب ایک بوتل سے نکال دینگے - اب فرمائیے کہ مریضوں کا سوائے شافی مطلق کے کون حافظ ہو - اشتہاری حکیموں نے اور بھی غضب ڈھایا - گو کسی میڈیکل کالج میں آپ نے تعلیم نہیں پائی ہو یا کسی طبیب حاذق سے کسب علم طب کی تکلیف گوارا نہیں کی ہو مگر خدا کی دین ہو کہ ایک درویش با کمال نے ایسی بوٹی بتا دی ہو کہ تمام بیماریوں کو جڑ سے کھود دیتی ہو فرمایش بھیجئے اور بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب کر لیجئے ٭

کتنے لوگ ہیں جو اس قسم کی شرمناک تجارت سے دنیا کو لوٹ رہے ہیں - سند یافتہ حکیم اور ڈاکٹر اگر کل ملک میں دس ہزار ہونگے تو نیم حکیم ڈاکٹر دس لاکھہ سے کم نہ ہونگے جن کے بیرحم اور خود غرض ہاتھوں ہزارہا جانیں تلف ہوتی ہیں اور اکثر بد قسمت مریضوں کی صحت خراب ہو جاتی ہو کہ پھر باقاعدہ علاج سے بھی ان کی اصلاح مشکل ہوتی ہو ٭

روس کی نظر ہندوستان پر

ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ کے کپتان سولالی صاحب رائل انجینیر نے عنوان بالا پر حال میں ایک کتاب شایع کی ہو - کپتان صاحب کی رائے یہہ ہو - کہ روس نے آہستہ آہستہ پیشقدمی کر کے اب ایسے مفید مقامات پر قبضہ حاصل کر لیا ہو - کہ وہ اس قابل ہو گیا ہو - کہ جب چاہے افغانستان کی تمام سرحد پر شور و فساد کی آگ مشتعل کر سکے - روسی لوگ بلا کے چالباز ہیں وہ ہمیشہ دو یا تین خفیف جھگڑے تیار کئے رکھتے ہیں - اور جب کبھی وہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے ہندوستانی حکام کے ستانے یا چھیڑنے کی ضرورت سمجھتے ہیں - فوراً ان خفیف تنازعوں کو اہم سوالات میں بدل دیتے ہیں - علاوہ بریں سازش کرنیکی فن میں وہ بے بدل مہارت رکھتے ہیں - اور یہہ سازش تمام سرحدی سرداروں اور سربرآوردہ لوگوں کے ساتھہ وہ آسانی سے کر سکتے ہیں ٭

صاحب موصوف یہہ بات ذہن نشین کرانی چاہتے ہیں کہ جوں جوں ایک ایک سال گذرتا جاتا ہو - ہندوستان کے لئے خوف بڑھتا جاتا ہو اور انگلستان کے لوگوں کو اس واقعہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ اگر وہ چاہتے ہیں - کہ ہندوستان کی حکومت بحال رہے - تو ان کو صاف طور پر اعلان کر دینا چاہئے - کہ روس وسط ایشیا میں اپنی سلطنت کی آخری حدود تک پہنچ گیا ہو - اور اس کے بعد روس کو ہر طرح سے مجبور کرنا چاہئے - کہ اپنی شرائط کا پابند رہے - اور بالخصوص اس عہدہ پر قایم رہے - کہ وہ کسی صورت میں ان ممالک میں دست اندازی نہیں کریگا جو ستانگ کی اس لائن کے جنوب میں واقع ہیں - جو ۱۸۷۳ء کے عہدنامے میں قایم کی گئی تھی - ہندوستان کے امن اور حفاظت کے لئے یہہ بات ضرور ہو - کہ افغانستان روسیوں کی ہر قسم کی دست اندازی سے بالکل پاک رہے اور اگر روس کی طرف سے افغانستان کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ کرنے کی ذرا سی کوشش بھی کیجاوے تو گورنمنٹ کو واجب ہو کہ زور سے کام لے افغانستان کی حفاظت کے لئے کوئی ادھورا کام نہیں ہونا چاہئے - اگر روس موجودہ حد سے ذرا بھی آگے بڑھنے پائیگا - اور ان اقوام پر حکومت

جرمن نو مسلم کے لودھیانوی لکچر کا جواب

مائی ڈیر ایڈیٹر صاحب بتاریخ ۲۴ ستمبر بوقت شام کے پانچ بجے مدرسہ حقانی انجمن اسلام میں ایک جرمن نو مسلم غلام محمد نامی نے اُصول اسلام پر بزبان انگریزی لکچر دیا۔ کمترین نے اس لکچر کو بغور سنا جہاں تک دیکھا گیا اس میں کوئی مدلل دلایل اسلام کے ثبوت میں نہیں دئے گئے۔ صرف وہی پرانے محمدیوں کے بوسیدہ خیالات تھے جن کے جواب بارہا مسیحیوں کی طرف سے چھپ چکے ہیں۔ ابتدا میں شیخ صاحب نے اپنی لکچر میں خداوند مسیح کو محض انسان ثابت کرنے کی کوشش کی اور کہا (قوله) مسیح نے کہیں اپنے تئیں خدا نہیں کہا۔ صرف پولوس اور یوحنا نے اپنی تعلیم میں اسکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا۔ اور یوحنا خود۔ یونی ٹیرین یعنے خدا کی وحدانیت کا قائل تھا۔ بلکہ اُس نے اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے ظاہر کیا۔ دیکھو متی کی انجیل ۲۶ باب ۳۹ آیت سے ۴۵ تک جس میں مسیح نے محض انسان کی طرح دعا مانگی۔ اور جو دُعا شاگردوں کو سکھلائی اس میں بھی بجائے میرے باپ کے ہمارے باپ سکھلایا اور صلیب پر مسیح نے عاجز انسان کی طرح ایلی ایلی لما سبقتنی کہکر دعا مانگی۔ اور موسیٰ کے حکم اول میں یہہ لکھا ہے۔ کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ نہ کر مسیح نے اس حکم کے بموجب انجیل متی ۴ باب میں جب شیطان نے اُس کو ساری دُنیا کی شان و شوکت دکھلاکر سجدہ کرنے پر اُن کو پیش کیا۔ تو مسیح نے موسیٰ کے حکم اول کے بموجب اپنے تئیں انسان قرار دیکر شیطان کو جواب دیا۔ کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر۔

اقول۔ شاید شیخ صاحب نے انجیل کو کبھی غور سے نہیں پڑھا۔ ورنہ ایسے فضول اعتراض کبھی نہ کرتے۔ جب مسیح قیصریہ فلپی کی سرحد میں گیا۔ تو اُس نے اپنے شاگردوں سے دریافت کیا۔ کہ لوگ کیا خیال کرتے ہیں۔ کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں؟ تب پطرس نے تمام شاگردوں کی طرف سے جواب دیا۔ کہ بعض کہتے ہیں کہ یوحنا بپتسما دینے والا۔ اور بعض بعضے الیاس یا نبیوں میں سے کوئی اور۔ تب مسیح نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو؟ تو پطرس نے کہا کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ تب مسیح نے کہا مبارک تو اے شمعون بر یونس کیونکہ گوشت اور خون نے نہیں۔ بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہہ بات ظاہر کی ہے۔ اب اگر مسیح خدا کا بیٹا نہ ہوتا تو پطرس کو یہہ القاب دینے پر مبارک نہ کہتا۔ بلکہ اُسکو تنبیہ کرتا متی ۱۶ باب ۱۳ آیت پھر دوسری جگہہ مسیح نے لوگوں سے کہا کہ تم نیچے سے ہو۔ اور میں بلندی سے ہوں۔ تم اس جہان کے ہو میں اس جہان کا نہیں ہوں۔ یوحنا کی انجیل ۸ باب ۲۳ آیت وہی یوحنا جسکو آپ یونی ٹیرین کہتے ہیں۔ اپنی انجیل میں صرف مسیح کی الوہیت ثابت کرنے پر زور دیتا ہے۔ آپ کا قول کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ پھر عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح میں دو ماہیتیں تھیں۔ الوہیت اور انسانیت۔ مسیح کا دعا مانگنا۔ اور اپنے تئیں ابن آدم قرار دینا۔ اور موقع صلیب پر ایلی ایلی کہکر چلانا۔ یہہ سب اس کی انسانیت کا تقاضا تھا۔ قوله عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث کو ماننا ہے جس میں تین جز پائے جاتے ہیں۔ اور پادری لوگ اس مسئلہ کے ثبوت میں بہت مثالیں دیتے ہیں مثلاً درخت کی۔ کہ اس میں چھال۔ رس لکڑی ہے۔ اگرچہ یہہ تین چیزیں ہیں۔ تاہم ایک درخت کہلاتا ہے یہہ مثال غلط ہے۔ اور اس سے تثلیث کا ثابت ہونا ناممکن ہے۔ اگر درخت سے چھال یا رس کو الگ کر دیا جائے تو درخت کہاں قایم رہیگا۔ اقول۔ اگر ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دیجائے۔ تو یہہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ جس چیز کی مثال دیجائے وہ تمام صورتوں میں بعینہ دوسری چیز کی مانند ہو۔ مثلاً اگر آدمی کی دلاوری کو شیر سے مشابہت دیجائے تو یہہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آدمی کے شیر کی مانند دُم ہو۔ سر پر دو کان اور چار پاؤں بھی ہوں۔ خدا کا ہر جگہہ موجود رہنا بالاتفاق سب لوگ مانتے ہیں جسکو کسی دنیاوی مثال سے ثابت کرنا تثلیث سے بھی بڑھکر مشکل ہے پس جو ذات باری کو ہر جگہہ میں ایک ہی وقت میں موجود ہونا تسلیم کرتا ہے اسکو تینوں اقانیم میں ایک ہی وقت میں موجود ہونا امر محالات سے نہیں ہے۔ پھر شیخ صاحب نے محمد صاحب کی نبی ہونے کی توراۃ اور انجیل سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے ثبوت میں یسعیاہ نبی کے ۱۱ باب کی پیش گوئی جس میں لکھا ہے۔ عیسیٰ کے تنے سے ایک کونپل نکلیگی اور اس کی جڑ سے ایک شاخ جس پر حکمت معرفت رحم اور خدا کا خوف کی روح ہوگی۔ اور محمد صاحب کو اس پیشگوئی کا مصداق بناکر سلامتی کا شہزادہ بیان کیا۔ اقول۔ یہہ بات تاریخ اور جغرافیہ کے سراسر خلاف ہے۔ کتب مقدسہ کا تو کیا ذکر کیونکہ یسی کا بیٹا حضرت داؤد تھا۔ محمد صاحب داؤد کی نسل میں سے نہیں۔ بلکہ اسمٰعیل کی اولاد میں۔ داؤد کی نسل فلسطین میں آباد رہی۔ اور محمد صاحب عرب میں پیدا ہوئے تو یہہ پیشگوئی آنپر کس طرح صادق آسکتی ہے؟ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ اور محمد صاحب ازروئے تواریخ سلامتی کا شہزادہ نہیں ہو سکتا بلکہ خداوند مسیح کیونکہ جس قدر کشت و خون محمد صاحب کے وقت میں ہوا کسی دوسرے کے زمانہ میں نہیں ہوا۔ پھر شیخ صاحب نے یوحنا کی انجیل ۱ باب ۲۱ آیت میں جو "وہ نبی" کا لفظ ہے اسکو محمد صاحب پر اطلاق کیا۔ اقول۔ یہہ پیش گوئی کسی طرح محمد صاحب پر نہیں آسکتی دیکھو استثنا ۱۸ باب ۱۵ سے ۱۹ آیت تک اس مقام کو پڑھکر بعض یہودیوں نے گمان کیا تھا۔ کہ انکے نبیوں میں سے کوئی ایک مسیح یا مسیح کا رفیق ہو کر آویگا۔ جیسا کہ متی کی انجیل ۱۶ باب ۱۴ آیت سے پایا جاتا ہے۔ علاوہ اسکے یہہ نبی یہودیوں میں سے ہی ہونا چاہئے۔ نہ اہل عرب میں سے کیونکہ تمام نبیوں کا سلسلہ قوم یہود میں ہی جاری اور محدود رہا۔ پھر مکاشفات کی کتاب ۱۹ باب ۱۱ آیت جس میں نقرئی گھوڑے کے سوار کا ذکر ہے اس کو محمد صاحب پر اطلاق کیا۔ اقول یہہ پیش گوئی بھی کسی طرح محمد صاحب کی نسبت نہیں ہو سکتی کیونکہ اسی نقرئی گھوڑے کے سوار کی نسبت لکھا ہے کہ اسکا نام "کلام خدا" ہے۔ یوحنا کی انجیل ۱ باب پہلی آیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کلام خدا مسیح ہے میری کہیں شیخ صاحب کے لکچر کے پورے جواب لکھے گئے ہیں۔ خواہ وہ براہ تعصب قبول نکریں۔ مگر وہ بھی بیچارے مجبور ہیں کچھ تو اپنی کارروائی سلامی کو دکھلادیں۔ مسیح تو یہہ ہی۔ کہ جیسا کہ روپیہ کا ایک ڈھنگ اہل یورپ

نوٹ ہم نے کسی پادری کو ایسی لوچ مثال ثبوت تثلیث میں پیش کرتے نہیں سنا اڈیٹر

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن کے جنرل پوسٹ آفس سے ڈاک کے چار تھیلے کوئی عیار اڑا کر چمپت ہو گیا۔ پتہ ندارد ہے۔ درحالیکہ لندن کے جنرل پوسٹ آفس کا یہہ حال ہے۔ تو اور کہیں ایسی چالاکیوں کا کیا انسداد ہو سکتا ہے*

منچوریا کے صدر مقام مکدن پر جاپانی افواج بڑہ رہے ہیں تاکہ وہاں کے خزانۂ عظیم پر قبضہ کریں۔ کیونکہ اس مقام میں ایک ارب ۳۰ کروڑ ڈالر جمع ہیں جو شہنشاہان چینیز کا دو سو سال کا اندوختہ ہے*

برٹش اور روسی وزیروں نے صلاح دی تھی کہ عارضی صلح کر کے کوریا کا جھگڑا نپٹا دیا جاوے تو بہتر ہوگا۔ اس تجویز کو چینی وائسرائے نے تسلیم کر لیا تھا لیکن جاپان نے بجارت اس کو نامنظور کیا*

رُکما بائی نے کہ جس کا نام اکثر ناظرین کو یاد ہوگا گلاسگو یونیورسٹی میں حکمت و تشریح میں امتحان ایل۔ آر سی پی۔ پاس کیا۔ اور ہندوستانی مستورات کے لئے عمدہ نظیر قائم کر دی ہے*

گورنمنٹ ہند نے افسروں کو زبان دانی کے انعام سے سال سنسکرت کا انعام اڑا دیا ہے کیونکہ جنگی افسروں کو اس زبان کے سیکھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ دیگر ہندوستانی زبانوں کے لئے انعام بدستور ہیں*

میرٹھ۔ پنڈت رام گوپال برنچ پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ گوبند گنج کیمپ میرٹھ جو دس روپیہ منی آرڈر کے جعلی رسید دیکر ہضم کر گئے تھے اجلاس مسٹر بوس صاحب بہادر سے دو برس قید کے سزایاب ہوئے*

میرٹھ میں بقول دبدبۂ قیصری ایک طالب علم نے ناکامی امتحان کے باعث خودکشی کی۔ ایسا ہی ایک واقعہ لاہور میڈیکل کالج کے ایک طالب علم کا سنا گیا تھا۔ امتحان میں ناکامیاب ہونا دیسی طلبہ کے لئے بڑا صدمہ ہے*

دہلی میں ایک سادہو اور ایک دہوبن ایک نوجوان لڑکی کو اغوا کر کے بہگا لانے کے جرم میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے تھے اپیل پر عدالت سشن نے اُن کو بالکل بری کر دیا*

ضلع دہلی میں ایک گوجر کو ایک مالدار بنیاں کے قتل کی پاداش میں سزائے موت ملی ہے۔ یہہ گوجر اُس بنیاں کا مقروض تھا۔ بنئے کے پاس اُس کی زمین رہن تھی اور عدالت سے ڈگری حاصل کر لی تھی اس لئے گوجر نے جہلا کر اس کو مار ڈالا*

رام پور میں آج کل تپ لرزہ کی شدت ہے شہر میں سناٹے کا عالم ہے۔ اکثر دوکانیں بند رہتی ہیں۔ ریاست کی طرف سے نو جدید شفاخانے جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں مفت دوا تقسیم کی جاتی ہے*

بڈہ پوری ریاست گوالیار میں ایک کتا تو تو رام نام مر گیا۔ اس کے مالک نے اُس کی سمادہ بنا دی ہے بقول نامہ نگار اب اہل ہنود اُس کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ اس کتے نے کئی بار گنگا اشنان کیا تھا*

صوبہ بھنڈ میں ایک شرابخور کمہار نامہنجار نے ایک دم ایک بوتل شراب چڑہا لی اور نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ ایک گھنٹہ کے بعد مر گیا۔ شرابخوروں کو ایسے واقعات سے عبرت حاصل کرنا چاہئے*

پرگنہ ایٹہ کے معافیداروں نے اپنے لوکل پوسٹ ماسٹر کے اوپر نالش کی ہے کہ پوسٹ ماسٹر ہمارا ہندی اخبار رنگباشی ہضم کر جاتا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ظہور میں آتا ہے*

لاہور۔ انارکلی پولیس نے منجملہ گیارہ چوروں کے جو شہر میں چوریاں کرتے تھے سات مشہور چور گرفتار کئے ہیں۔ جنہوں نے لاہور میں چوریاں کرنے کا اقبال کیا ہو انھیں الظہر پر میں ایسے ہی شریروں کے باعث چوریاں بکثرت ہوتی ہیں*

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک انگریز کے نوکر کو سانپ نے پاؤں میں کاٹ کہایا۔ ڈاکٹر ایونس اس ماجرے کو سنتے ہی موقع پر پہنچے اور زہر کو زبان سے چوس لیا۔ اُمید کامل ہے کہ اب مار گزیدہ بچ جائے گا*

موضع چورالوالہ ضلع گجرات کا ایک برہمن دہنچہ نامی زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت سشن جج جہلم سے حبس دوام کا سزایاب ہوا کیونکہ اُس نے ایک مسلمان کو جس نے اُسکے بہائی کو مسلمان کر لیا تھا ہلاک کر ڈالا*

ضلع سیالکوٹ میں چہہ بہائیوں کا ایک مشترکہ مکان ؎۵۰۰ کی مالیت کا تھا اُن میں سے ایک بہائی نے اُس کو تقسیم کرنا چاہا جو دوسروں کو ناگوار گذرا۔ مار پیٹ کی نوبت آئی اور تقسیم کرنے والا بہائی ہلاک ہوا*

دیوال ضلع جہلم میں رات کے وقت لوگوں کے گہروں پر بڑی سنگباری ہوتی ہے۔ خوش اعتقاد لوگ اس کو جنات کی حرکت خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہہ بدمعاشوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے اور پولیس اُن کو گرفتار کرنے سے عاجز ہے*

نابہہ میں ایک برہمن دیوی کے مندر میں مورت کے زیورات اُتارتا ہوا پکڑا گیا۔ عند التلاشی اُس کے پاس سے اسی قسم کا بہت مال برآمد ہوا۔ یہہ برہمن اجنبی ہے اور کچھ دنوں سے نابہہ میں وارد تھا*

انبالہ میں دوادشی کے میلہ میں چند شخص ایک درخت پر چڑہے ہوئے میلہ دیکھ رہے تھے۔ شاخ درخت کثرت وزن کے باعث ٹوٹ پڑی۔ دو شخصوں کے بہت سخت چوٹ آئی جن میں سے ایک ہسپتال میں جا کر مر گیا دو آدمی میلہ میں اور مر گئے*

پنجاب ریلجس بک سوسائیٹی لاہور

نئی کتاب - نئی کتاب - نئی کتاب

چراغ کلام بر طریق حیات - یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائیٹ (Daily Light) کا اُردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے بائیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے جو لوگ عبادتی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُن کے لئے نہایت مفید کار آمد ہے - یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۰۰ صفحوں پر اردو اور رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی ہے اور بہ آسانی کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں - جلد نرم ہے اور پٹی جا سکتی ہے رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد رومن ولایتی چمڑے کی جلد معمولی کپڑے کی فارسی اُردو ولایتی چمڑا کپڑا +

بائبل کے مطالعہ کیلئے رسالہ کورس مرتبہ مس سوس صاحبہ

یہہ رسالہ جسکے ترجمے اور اشاعت کے لئے میتھوڈسٹ چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۱۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہوکر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے - یہہ کتاب بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اور روزنامہ کے جس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اُس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں - جو نہایت مفید اور کار آمد ہیں - یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے دو سکرد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں +

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے - اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اُردو کی چھوٹی بائبل میں رکھا جا سکے قیمت فی جلد اُردو یا رومن علاوہ محصول ڈاک - لو پنجاب ریلجس بک سوسائیٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجے پر مل سکتی ہیں +

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور +

اِسے مت پڑھو

نور افشاں مطبوعہ ۲۲ جون ۱۸۹۵ء صفحہ ۷ کالم تیسرا میں ایک سوال جواب طلب علماؤ فضلاؤ دین مسیحی سے کیا تھا جسکا جواب ہنوز ندارد ہے - اب صاحبان ذیل سے دوبارہ ہم اُس نیٹیو (ہندوستانی) مسیحی کے لئے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ آپ سب صاحبان سوال کا جواب بہت جلد ترقیم فرماویں گے - جواب دینے والوں کے نام نامی یہہ ہیں - جناب مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر بھنڈارا جناب مولوی پادری ڈاکٹر عماد الدین صاحب لاہور - جناب پادری - کے - سی - چٹرجی صاحب ڈی - ڈی - پادری حسن علی صاحب سفیر - اڈیٹر اخبار نور افشاں - لودیانہ - جناب منشی رحیم بخش صاحب واعظ لاہور + راقم - ایک مشہور سیاح +

جوہر حیوانات :- بہت صاف لکھا جس میں دنیا بھر کے ہر قسم کے تمام جانوروں کے حالات علمی و خواص پیدایش وغیرہ معتبر مع تصاویر (۱) پالتو چوپائے - (۲) درندے چرندے - (۳) خانگی پرند - (۴) آبی پرند شکاری پرند - گانیوالے پرند - (۵) کیڑے مکھیاں چھپکلیاں - زہریلے جانور (۶) دریائی و سمندری جانور - (۷) بندر بن مانس اور عجیب جانور (۸) نظام حیوانات - قیمت عہ +

جوہر مشاہیر - نادر تحفہ جس میں تمام مشہور بانیان مذہبی سرگروہان کانگریس پیغمبران ہر مذہب کی سوانح عمریاں - یونانی فلاسفروں اور فرنگی موجدوں کے حالات - دنیا بھر کی مشہور عورتوں کے تذکرے اور نامی بادشاہوں بہادروں اور عالموں کے قصے مفصل معتبر مع تصاویر بہشتی سے زیادہ - سوانح عمریاں کا مجموعہ تو بھی عہ

جوہر نباتات عہ **جوہر زراعت** عہ

المشتہر

پیاری لعل زمیندار بروڈہا ڈاک خانہ سرد و گنج ضلع علیگڈھ

وہی اُردو لٹریچر پروموٹنگ سوسائیٹی

اُردو لٹریچر کے ترقی خواہ حضرات مضامین مفصلہ ذیل یکم جنوری ۱۸۹۶ء تک بنام سکرٹری روانہ فرمائیں - مذکورہ بالا مجلس کی تحقیقاتی کمیٹی جن مضامین کو پسند کریگی تو اُن کے صلے میں سوسائیٹی کی طرف سے نہایت شکر گذاری کے ساتھ مضمون نگار کو دس روپے نذر کئے جائینگے مضمون لکھنے کے قبل مضامین نگار سکرٹری کے نام ایک مفصل خط لکھ کر بتاویں کہ کونسا مضمون لکھنے کا ارادہ کیا ہے اور کس اخبار کو دیکھکر اُنھوں نے یہہ ارادہ کیا" لکھکر روانہ فرماویں ۔

مضامین

(۱) اُردو لٹریچر کی ترقی (۲) تاریخ اور ناول نویسی (۳) اُردو کی نئی تصنیفات اور ان پر سنجیدہ ریویو (۴) حالات خواجہ حافظ - (۵) سلطان محمود غزنوی کی مختصر تالیف - کل خط و کتابت بنام سکرٹری ہو

التماس - ایڈیٹران قومی اخبارات و رسالجات سے اُمید ہے کہ وہ سوسائیٹی کی ہمدردی کرکے یہہ اشتہار اپنے اپنے اخبار میں ایک ایک دو دو بار مفت درج فرمائیں گے - اس اعانت کے لئے سوسائیٹی اُن کی از حد ممنون و مشکور ہوگی +

خادم قوم - محمد علی شوق
سکرٹری - وہی اردو لٹریچر پروموٹنگ
عمرکھاڑی - بمبئی

ضرورت

دو منس - مڈیکل مشن ڈسپنسری کے لئے ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے درخواستیں مسز پی میرل کے پاس ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے پتہ پر آنی چاہئیں +

(لودیانہ میں تعداد پیدایش ۸۱ - تعداد اموات ۷۴ +)

پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +